يد الله على الجماعة ترمذی لا جماعة الا بامارة دارمی

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

جماعت اہل حدیث کے صحیح ترجمان

حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ
حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ
حافظ محمد جاوید روپڑی رحمۃ اللہ

مدیر اعلیٰ حافظ عبدالغفار روپڑی
نگران اعلیٰ عارف سلمان روپڑی

جلد 59 | شمارہ 3 | جمعۃ المبارک 14 تا 20 نومبر 2014ء | فون 042-37856730 | فیکس 042-37859847

عظمتِ صحابہؓ

صحابہ کرامؓ اُمت محمدیہ کے ایسے افضل ترین انسان ہیں جن کے کردار کا تذکرہ تورات وانجیل میں کیا گیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ "محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اس کے ساتھ (صحابہ کرامؓ) ہیں وہ کافروں پر بہت سخت اور آپس میں نہایت رحم دل ہیں تو انہیں حالت رکوع اور سجود میں اپنے رب کا فضل تلاش کرتے ہوئے دیکھے گا ان کی شناخت (سجدوں کے نشان) ان کے چہروں پر موجود ہے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی مثالیں تورات اور انجیل میں بیان کی گئی ہیں۔" (الفتح: 29)

آیت مذکورہ سے استدلال کرتے ہوئے امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو صحابہ کرامؓ کا احترام نہیں کرتے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر) یاد رکھیں صحابہ کرام کی عزت وتکریم کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ "میرے صحابہ کو گالی نہ دو، میرے صحابہ کو گالی نہ دو، اس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرے تو وہ ان میں سے کسی ایک کے مد یا نصف مد کے اجر وثواب کو بھی نہیں پہنچ سکتا" (متفق علیہ)

سیدنا انس بن مالکؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سب سے زیادہ رحم دل انسان ابوبکر صدیقؓ ہیں اور میری اُمت کا سب سے زیادہ دینی معاملہ میں بے لچک انسان عمرؓ ہے اور میری اُمت کا سب سے زیادہ حیادار (شرم وحیاء کا مجسمہ) عثمان غنیؓ ہے اور میری اُمت کا سب سے زیادہ حلال وحرام کی تمیز کرنے والا انسان معاذ بن جبلؓ ہے اور علم وفرائض (وراثت) کو جاننے والا سب سے زیادہ زید بن ثابتؓ ہے اور سب سے زیادہ قرآن کی قراءت کرنے والا ابی بن کعبؓ ہے اور ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے، میری اُمت کا امین (امانتدار) انسان ابوعبیدہ بن جراحؓ ہے۔ (ترمذی)

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصولِ امن کے سنہری اصول بزبانِ رسولِ مقبول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَذَلِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ. فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ. أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ. سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو ان کی پیدائش سے فراغت کے بعد رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یہ اس شخص کا مقام ہے جو قطع رحمی کرنے سے تجھ سے پناہ مانگے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ سے جوڑے اور اس سے تعلق توڑلوں جو تجھ سے تعلق توڑے تو رشتے (رحم) نے کہا کیوں نہیں ایسا ہی ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرے لیے یعنی ایسا ہی ہوگا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو اس کی تائید میں یہ قرآنی آیت (محمد: 33-32) پڑھ لو، تو یقیناً قریب ہے کہ جب تم کو اقتدار ملے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ، اپنے رحموں (رشتوں) کو کاٹو، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی اور انھیں بہرہ اور اندھا کر دیا۔

(بخاری بشرح الکرمانی کتاب الادب باب من وصل اللہ ج۔ 21 ص 126 رقم الحدیث: 5987)

معاشرے میں زندگی گزارتے ہوئے بسا اوقات عزیز و اقارب سے ناراضگیاں بھی ہو جاتی ہیں لیکن ان ناراضگیوں کو طول دینا ایک بہت برا طرز عمل ہے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ ناراضگیاں نسل در نسل پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ اگر انھیں ختم کر دیا جائے تو انسان کی مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رہتا ہے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے صلہ رحمی یعنی رشتے داری کا احترام کرنے کی اہمیت بتلاتے ہوئے صلہ رحمی کو اللہ کے ساتھ وصل اور قطع رحمی کو تقرب الٰہی سے دوری کا سبب بتلایا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ ''جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔'' (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الادب باب من وصل اللہ ج۔ 21 ص 127 رقم الحدیث: 5988)

صلہ رحمی معاشرے سے نفرتوں کو ختم کر کے باہمی شیر و شکر کا جذبہ پیدا کرتی ہے اسی وجہ سے سالوں پرانی دشمنیاں محبت اور خیر خواہی میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ صلہ رحمی کرنا اللہ تعالیٰ کی مدد اور رحمت کا باعث بنتا ہے جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول میرے کچھ رشتے دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ تحمل اور بردباری سے معاملہ کرتا ہوں وہ میرے ساتھ سخت مزاج سے پیش آتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا، گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے۔

(بقیہ: ص 14)

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

ہفت روزہ تنظیمِ اہلِ حدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل اُم القریٰ مکہ مکرمہ

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید

مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی

معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی

معاون مدیر: مولانا شاہد محمود جانباز

مینجر: حافظ عبدالظاہر عاقب 0320-4001913

Abdulzahir143@yahoo.com

کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث	1
اداریہ	2
الاستنجاء	4
تفسیر سورۃ الاعراف	6
اقوام متحدہ	9
اسباب اختلاف اور اُمت	12

زرِ تعاون

فی پرچہ 10 روپے

سالانہ 500 روپے

بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5 چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

علم وحکمت کی باتیں

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ حکمت مومن کی گم شدہ میراث ہے اسے جہاں سے ملے لے لے۔ آج میں اقوام عالم کے حکماء کے دانش پر مبنی اقوال زریں اپنے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ یہ اقوال ان دانشمندوں کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات وتجربات کا بہترین تجزیہ ہے۔ تاہم یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے فرامین کے علاوہ کسی بھی بلند پایہ فلسفی کی بات اس کی اپنی ذہانت وتجربے کا نچوڑ ہے، بعد میں آنے والے واقعات کا اپنے اندر سے تجزیہ کرتے ہیں، آپ کو ان سے اختلاف کا حق حاصل ہے لہٰذا میرے اس مجموعہ اقوال میں سے کسی دانشور کی بات پر آپ کے علم وتجربے کے خلاف ہو تو آپ اس سے اختلاف کر سکتے ہیں۔ معاشرتی زندگی میں روزمرہ کے معاملات وحالات میں ہمیں جو واسطہ پڑتا ہے ان میں سے اکثر اقوال آپ کے لیے اُمید ہے مفید ثابت ہوں گے

☆ اخلاق جسمانی حسن کی کمی کو پورا کر دیتا ہے ☆ احمق سے دوستی کرنا ریچھ کو گلے لگانا ہے ☆ بے صبری تقدیر الٰہی کو نہیں بدل سکتی لیکن اجر وثواب کو ضائع کر دیتی ہے ☆ خالق کی خوشنودی اور مخلوق میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لیے اخلاق سب سے بہتر اور آسان ذریعہ ہے ☆ برے ارادے سے سچ بولا جائے تو وہ جھوٹ پر سبقت لے جاتا ہے ☆ برائی ہنستی ہوئی آتی ہے اور نیکی روتی ہوئی جاتی ہے ☆ موت کو کثرت سے یاد کرو اس سے دل نرم ہو جاتا ہے ☆ بدگمانی باطن کے ناپاک ہونے کا نشان ہے ☆ وہم اور بدگمانی کو اپنے اوپر غالب مت کرو تم کو دنیا میں کوئی ہمدرد دوست نہ مل سکے گا ☆ جو اچھا سامع اور کم گو ہو اس کا ہر وقت ہر جگہ استقبال ہوتا ہے ☆ جو شخص دنیا کی طرف پیغام نکاح بھیجے گا وہ اپنے مہر میں پورا دین مانگے گی ☆ نفس کی تمام بیماریوں کی دوا موت کو یاد رکھنا ہے ☆ جو شخص دوسروں کے واقعات سے نصیحت حاصل نہیں کرتا دوسرے اس کے واقعات سے نصیحت حاصل کرتے ہیں ☆ مصیبت زکوٰۃ کی دیوار کبھی نہیں پھاند سکتی ☆ مصیبت سے بڑھ کر تجربہ سکھانے والا اسکول آج تک نہیں کھلا ☆ خدا مصیبتوں کو قائم رکھے کیونکہ ان ہی کی بنا پر ہم اپنے دوست

دشمن کو پہچان لیتے ہیں ☆ جو شخص عزت کا خواہاں ہے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے ☆ قیامت کے دن مومن کے اعمال کی ترازو میں خوش خلقی سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی ☆ لوگوں کے سامنے معزز بنا رہ ورنہ افلاس کے ظاہر کرنے سے لوگوں کی نظروں سے گر جائے گا ☆ مفلس اگر مجلس میں بات کرے تو گستاخ ہے چپ رہے تو بیوقوف، سچ کہے تو مفسد اور عاجزی کرے تو خوشامدی کہلاتا ہے ☆ اللہ کے نزدیک ایک سخی گنہگار بخیل عابد سے بہتر ہے ☆ جب تم کسی عالم کو بادشاہ یا کسی امیر کے پاس جاتا دیکھو تو جان لو کہ وہ چور ہے ☆ جو انسان کل کو اپنی موت کا دن سمجھتا ہے موت کے آنے سے اسے تکلیف نہیں ہوتی ☆ زیادہ ہنسنا انسان کے وقار کو کم کر دیتا ہے ☆ شکم کے ساتھ بحث کرنا فضول ہے کیونکہ اس کے کان نہیں ہوتے ☆ بوڑھے خاوند کو جوان بیوی قبر تک پہنچانے میں گھوڑے کی ڈاک ہے ☆ مہمان کے آگے کھانا رکھنے سے پہلے اپنے اہل وعیال کا حصہ نکال لے ☆ سادہ لباس عورت کی عفت وعصمت کا محافظ ہے ☆ تو دنیا میں رہنے کے لیے سامانوں لگا ہوا ہے اور دنیا تجھے اپنے سے نکالنے میں سرگرم ہے ☆ اگر روزی عقل سے ملتی تو دنیا کے تمام بے وقوف بھوکے مرجاتے ☆ شادی اس وقت کامیاب ہو سکتی ہے جب خاوند بہرہ اور بیوی اندھی ہو ☆ بیشک دنیا اور آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی دو بیویاں ہوں جب ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسری ناخوش ہو جاتی ہے ☆ کمینے شخص سے دوستی نہیں کرنی چاہیے، کوئلہ اگر جلتا ہے تو چھونے سے ہاتھ جلا دیتا ہے اور اگر ٹھنڈا ہے تو ہاتھ کالا کر دیتا ہے ☆ دولت کی دو ادائیں بڑی غضب کی ہیں جب آتی ہے تو اندھا کر دیتی ہے جاتی ہے تو عقل بھی لے جاتی ہے ☆ جس راز کو دشمن سے چھپانا چاہتے ہو بہتر ہے اس کو دوست پر بھی ظاہر نہ کرو ☆ دوست کو اپنے حال پر اتنا واقف کرو کہ اگر دشمن بھی ہو جائے تو نقصان نہ پہنچا سکے ☆ غریب مہمان آجائے تو قرض لے کر بھی تکلف کر ☆ ہر گدھا دیوار پھاندنے کی کوشش سے پہلے اپنے آپ کو ہرن خیال کرتا ہے ☆ خطا اگرچہ خود اندھی ہے لیکن وہ ایسی اولاد پیدا کرتی ہے جو دیکھ سکتی ہے ☆ جب عشق پیدا ہو جاتا ہے تو خطائیں گاڑھی ہو جاتی ہیں ☆ جتنی محنت لوگ جہنم میں جانے کے لیے کرتے ہیں اس سے آدھی محنت سے جنت میں جا سکتے ہیں ☆ دوستی کا چراغ خود غرضی کی آندھی کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا ☆ جھوٹ جھوٹے کمبل کی مانند ہے اس سے سر چھپاؤ تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں ☆ ہر دوست جسے آپ خریدتے ہیں ایک دشمن مفت مل جاتا ہے ☆ جاہلوں کی دوستی متغیر الحال الزوال ہوتی ہے ☆ جن کے جسم فربہ اور لباس باریک ہوں وہ عالم تعریف کے قابل نہیں ☆ جمہوریت لوگوں کے ڈنڈے کو لوگوں کے لیے لوگوں کی پیٹھ پر توڑنا ہے ☆ اگر کسی عورت سے انتقام لینا ہو تو اس کے کان میں بھنک ڈالتے رہو کہ وہ بوڑھی ہو گئی ہے ☆ خاموشی عبادت ہے بغیر محنت کے ☆ خاموشی ہیبت ہے بغیر سلطنت کے ☆ خاموشی قلعہ ہے بغیر دیوار کے ☆ خاموشی فتحیابی ہے بغیر ہتھیار کے ☆ خاموشی آرام ہے کراماً کاتبین کا ☆ خاموشی قلعہ ہے مومن کا ☆ خاموشی مخزن ہے حکمتوں کا ☆ خاموشی علاج ہے جاہلوں کا ☆ مکانوں کے بنانے میں عمر ختم کر رہا ہے بسیں گے دوسرے حساب تو دے گا ☆ تمہارا قرض خواہ تمہاری صحت چاہے گا اور مقروض تمہاری موت ☆ ایک بیوقوف اور اس کا روپیہ جلدی جدا ہو جاتے ہیں ☆ شکاری پرندگایا نہیں کرتے ☆ جو اپنی تھیلی سے قرض ادا نہیں کرتا اس کو اپنی کھال سے ادا کرنا پڑتا ہے ☆ جاہل کے خیال اور عمل میں بہت کم وقفہ ہوتا ہے ☆ معافی بدمعاش کو زیادہ بدمعاش اور شریف کو زیادہ شریف بنا دیتی ہے ☆ دولت اس کی ہے جو اس کو کھاتا ہے نہ کہ اس کی جو کماتا ہے ☆ حسن اور حماقت اکثر ساتھ ہوتے ہیں ☆ جو اپنی زبان کو اپنے اختیار میں رکھتا ہے وہ اپنا سر بچا لیتا ہے ☆ خوش لباس سے شکم سیر زیادہ اچھی تقریر کرتا ہے ☆ اگر معترض زبان ہر وقت چلتی رہے تو دامن وقار تار تار ہو جاتا ہے ☆ گناہ اس وقت تک دلچسپ نظر آتا ہے جب تک وہ سرزد نہ ہو جائے ☆ مالدار کو بخل، حاکم کو طمع، جوان کو سستی، عابد کو غرور اور سخی کو افسوس خراب کر دیتا ہے ☆ محض لباس سے مردم شناسی نہیں ہو سکتی کیونکہ آدمی کا بنانے والا اللہ تعالیٰ اور لباس کا درزی ☆ عقلمند سوچ کر بولتا ہے اور بیوقوف بول کر سوچتا ہے ☆ دنیا ایک پل ہے رہگذر دار عاقبت کا، عقلمند پل پر خانہ تعمیر نہیں کرتے ☆ کوئی اچھا سا وعدہ بیوقوف کو باندھ لینے کے لیے کافی ہے ☆ جس شخص کے ہاتھ میں لاٹھی نہیں اسے بھیڑ بھی کاٹنے کو دوڑے گی ☆ کھانا اتنا کھاؤ کہ بدن کی غذا ہو نہ کہ بدن اس کی غذا ہو جائے ☆ اگر چاہتے ہو کہ دھوکہ نہ کھاؤ تو تین دکانوں سے قیمت دریافت کرو ☆ دنیا میں چار چیزیں وبال جان ہیں کثرت مال، قلت مال، ہمسایہ بد اور زن خائنہ ☆ جب آدمی اکیلا ہو تو اپنے خیالات کو قابو میں رکھے اور مجلس میں اپنی زبان کو۔ (بقیہ ص:24)

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

مؤذن کی فضیلت اور رسول اللہ ﷺ کا خود اذان دینا

سوال: میں نے علماء سے اذان کہنے والے کی بڑی فضیلت سنی ہے لیکن ہمارے ہاں کچھ لوگ اس فضیلت کا انکار یہ کہہ کر کرتے ہیں کہ اگر یہ کام حقیقت میں فضیلت والا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ضرور خود اذان کہتے مگر آپ نے کبھی اذان نہیں کہی اس لیے یہ کام فضیلت والا نہیں۔ لہٰذا مہربانی فرما کر آپ مؤذن کی فضیلت کے ساتھ یہ بھی بتلائیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے کبھی اذان کہی ہے یا نہیں؟ سائل: عامر یونس رحیم یار خان

الجواب بعون الوہاب: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ''مؤذن کی اذان پہنچنے کی حد تک جو بھی جن، انسان اور دوسری اشیاء (حجر وشجر) اسے (اذان کو) سنتی ہیں وہ قیامت کے دن اس (مؤذن) کے حق میں گواہی دیں گی'' (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الاذان باب رفع الصوت بالنداء ج5 ص10 رقم الحدیث: 609)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا ''اگر لوگوں کو اذان کہنے اور پہلی صف میں ملنے کے اجر کا علم ہو جائے تو پھر اگر انہیں (اجر) حاصل کرنے کے لیے قرعہ اندازی کرنی پڑی تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں۔'' (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الاذان باب الاستہام فی الأذان ج5 ص16 رقم الحدیث: 615)

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ''اذان دینے والوں کی گردنیں قیامت کے دن سب لوگوں سے اونچی ہوں گی'' (مسلم کتاب الصلاۃ باب فضل الاذان ج2 جز4 ص75 رقم الحدیث: 387)

رسول اللہ ﷺ نے اذان دینے والے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً. جو شخص بارہ سال اذان کہے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور اس کے لیے ہر اذان کے بدلے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ کتاب الاذان والسنۃ فیہا باب فضل الاذان وثواب المؤذنین ص139 رقم الحدیث: 728)

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مؤذن (اذان دینے والا) کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا کسی فعل کو نہ کرنا اس کی فضیلت کو کم نہیں کرتا بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی کما حقہ تعمیل کرنا انسان کے لیے فضیلت اور عزت کا باعث ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ''جو تمہیں رسول دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ'' (الحشر: 7)

یہاں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل کرنے کا انسان کو پابند کیا ہے کیونکہ یہی چیز دنیا وآخرت میں انسان کی کامیابی و کامرانی کا باعث بنتی ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم فرمایا ہے: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان کہے۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الاذان باب من قال لیؤذن فی السفر مؤذن واحد ج5 ص25 رقم الحدیث: 628)

رسول اللہ ﷺ کا نماز کے لیے مختلف اوقات میں مؤذن کو اذان کہنے کا حکم دینا متعدد روایات میں منقول ہے۔

باقی رہا سائل کا رسول اللہ ﷺ کے اذان کہنے کے متعلق دریافت کرنا اس کے متعلق گزارش ہے، امام ترمذیؒ اپنی سنن میں روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ سفر میں تھے، آپ ایک تنگ جگہ پر پہنچے تو نماز کا وقت ہوگیا، بارش ہورہی تھی اور نیچے کیچڑ تھا آپ ﷺ نے اپنی سواری پر اذان اور تکبیر کہی اور آگے بڑھے اور سواری پر ہی لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ ﷺ سجدہ اور رکوع اشارے سے کرتے تھے (تحفۃ الاحوذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی الصلاۃ علی الدابۃ فی الطین والمطر ج 1 ص 707 رقم الحدیث: 411)

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے خود اذان کہی ہے لیکن یہ روایت صحیح نہیں کیونکہ اس کی سند میں عمر بن میمون بن بحر بن سعد الرماح البلخی ہے جو کہ ضعیف ہے، اسی طرح اس میں دوسرا راوی عثمان بن یعلی بن ثقفی ہے جو کہ مجہول الحال ہے۔ نیز امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے فِی إِسْنَادِہٖ ضُعْفٌ اس کی سند ضعیف ہے۔ (بیہقی کتاب الصلاۃ باب النزول للمکتوبۃ ج 2 ص 12 رقم الحدیث: 2224)

ترمذی میں یہ روایت (جس میں رسول اللہ ﷺ کے اذان کہنے کا ذکر ہے) مختصر ہے جس کی طرف مولانا عبدالرحمن مبارکپوریؒ نے بھی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے تحفۃ الاحوذی ج 1 ص 707 میں اشارہ کیا ہے لیکن امام بیہقی اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام دارقطنی نے اپنی سنن میں اس روایت کو مفصل بیان کیا جس میں یہ الفاظ ہیں فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ. رسول اللہ ﷺ نے مؤذن کو اذان اور اقامت کہنے کا حکم دیا تھا تو پھر آپ نے سواری پر ہی جماعت کروائی، سجدہ اور رکوع اشارے سے کیا۔ (بیہقی کتاب الصلاۃ باب النزول للمکتوبۃ ج 2 ص 12 رقم الحدیث: 2224 موسوعۃ الحدیثیۃ مسند امام احمد ج 29 ص 112 رقم الحدیث: 17573 سنن دارقطنی ج 2 ص 51 رقم الحدیث: 1412)

صورت مسئولہ میں اذان کہنے کی رسول اللہ ﷺ نے بہت فضیلت بیان فرمائی ہے جیسا کہ مذکورہ روایات سے ظاہر ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا خود اذان کہنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ ترمذی کی جس روایت میں دوران سفر آپ ﷺ کا اذان واقامت کہہ کر سواری پر فرضی نماز پڑھانا منقول ہے وہ روایت ثابت نہیں اور اس کے علاوہ وہ روایت مختصر ہے دوسری مفصل روایتوں میں ہے کہ آپ ﷺ نے مؤذن کو اذان کہنے کا حکم دیا تھا۔ اسی طرح یہ کہنا بھی درست نہیں کہ فلاں کام آپ ﷺ نے نہیں کیا لہٰذا اس کی کوئی فضیلت نہیں جبکہ اصل فضیلت تو آپ ﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔

یاد رکھیں لفظ سنت مندرجہ ذیل تین امور پر بولا جاتا ہے (1) جو کہ کام آپ ﷺ نے کیا ہو (2) جس کام کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہو (3) کوئی کام صحابہؓ نے آپ ﷺ کے سامنے کیا ہو اور آپ نے اس پر خاموشی اختیار کی ہو۔ لہٰذا اگر کوئی کام ان (مذکورہ) تینوں طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے ثابت ہو تو وہ سنت کہلانے کے ساتھ فضیلت والا بھی ہوا۔ اذان چونکہ آپ کے سامنے کہی بھی گئی اور آپ نے اس کے کہنے کا حکم بھی دیا ہے اس لیے اذان کہنا عبادت، فضیلت والا عمل اور اسلامی شعائر میں سے ایک ہے۔

ضرورت اساتذہ

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور کے قائم کردہ ''القدس ماڈل ہائی سکول'' میں FA/FSc/BSc/Bcom اساتذہ کی ضرورت ہے۔ قابل و محنتی حضرات جلد از جلد رابطہ فرمائیں۔

(رابطہ: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913)

تفسیر سورۃ الاعراف

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

(قسط نمبر 30)

لقد ارسلنا نوحا الی قومه فقال یقوم اعبدوا الله ما لکم من
اله غیره، انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم ﴿59﴾ قال الملا من
قومه انا لنرىك فی ضلل مبین ﴿60﴾ قال یقوم لیس بی ضللة
ولکنی رسول من رب العلمین ﴿61﴾ ابلغکم رسلت ربی وانصح
لکم واعلم من الله ما لا تعلمون ﴿62﴾ اوعجبتم ان جاءکم ذکر
من ربکم علی رجل منکم لینذرکم ولتتقوا ولعلکم ترحمون
﴿63﴾ فکذبوه فانجینه والذین معه فی الفلک واغرقنا الذین کذبوا
بایتنا، انهم کانوا قوما عمین ﴿64﴾

بلاشبہ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں، بیشک میں تم کو ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں ﴿59﴾ اس کی قوم سے سرداروں نے کہا یقیناً ہم تجھے کھلی گمراہی میں دیکھ رہے ہیں ﴿60﴾ اس نے کہا اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں اور میں جہانوں کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں ﴿61﴾ میں تمھیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمھاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ﴿62﴾ اور کیا تم نے تعجب کیا کہ تمھارے پاس رب کی طرف سے تم میں سے ایک آدمی پر نصیحت آئی تاکہ وہ تمھیں (عذاب الٰہی سے) ڈرائے اور اس لیے بھی کہ تم بچو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿63﴾ پھر انھوں نے اسے جھٹلا دیا تو ہم نے اسے اور ان لوگوں کو بچا لیا جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے اور ان لوگوں کو غرق کر دیا جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، یقیناً وہ اندھے لوگ تھے ﴿64﴾

مشکل الفاظ کے معانی

الملا	سردار	ابلغکم	میں پہنچاتا ہوں تمھیں
ذکر	نصیحت	الفلک	کشتی
عمین	اندھے		

ماقبل سے مناسبت

سابقہ آیات میں دین حق کو قبول کرنے والے دل کی مثال زرخیز زمین اور انکار کرنے والے دل کی مثال بنجر زمین سے دے کر قبول حق کرنے والوں کو شکر ادا کرنے والی قوم قرار دیا ہے اور ان آیات میں اللہ نے قوم نوح کا ذکر فرما کر ان میں سے دین حق کو جھٹلانے والوں کے انجام کا تذکرہ فرمایا ہے۔

التوضیح

لقد ارسلنا نوحا الی قومه فقال یقوم اعبدوا الله ما لکم من اله غیره، انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم ۝

سیدنا آدم علیہ السلام کے بعد نوح علیہ السلام پہلے رسول ہیں جنھوں نے شرک سے بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح کے لیے بھرپور کوشش کی۔ سیدنا آدم علیہ السلام کے علاوہ تمام انبیاء کی بعثت ہر معاشرے کے بدترین حالات میں ہوئی اور وہ اس کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام جس معاشرے میں مبعوث ہوئے، شرک و بدعت اور دوسری خرافات اس کا اوڑھنا بچھونا بن چکی تھیں۔

آپ نے اپنی قوم کو غیر اللہ کی عبادت سے روک کر ایک اللہ کی عبادت کی تعلیم دی اور اس کے ساتھ ساتھ انھیں اس بات پر بھی متنبہ کیا کہ اگر تم شرک

سے باز نہ آئے تو اس کی پاداش میں تم بہت بڑے عذاب میں مبتلا ہو سکتے ہو۔ سیدنا نوح علیہ السلام پہلے رسول ہیں جنھوں نے بیٹیوں، بہنوں، پھوپھیوں اور خالاؤں کو حرام قرار دیا اس سے پہلے نسل انسانی کی افزائش کے لیے ان کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی۔ سیدنا نوح علیہ السلام کی دعوت وتبلیغ کا مرکز عراق تھا، اس وقت دنیا میں صرف یہی علاقہ انسانوں سے آباد تھا۔ آپ نے دجلہ اور فرات کے درمیانی علاقے کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ انبیاءؑ نے جب بھی دعوت توحید کا کام کیا تو ان کی سب سے پہلے مخالفت سرداران قوم نے کی، اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ انبیاء کی دعوت کو قبول کر لینے سے انھیں ان مناصب اور مقام سے دستبردار ہونا پڑتا تھا جو انھیں معاشرے میں حاصل تھا، جب بھی انبیاءؑ صرف ایک اللہ کی عبادت اس کے حاجت روا اور مشکل کشاء ہونے کا اعلان کرتے تو ان کے خود ساختہ معبودان باطلہ کی تردید اور توہین ہوتی تھی اسی بناء پر وہ انبیاء کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتے۔ سیدنا نوح علیہ السلام کو بھی سرداروں کی ہی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تو انھوں نے نوح علیہ السلام کو گمراہ قرار دیتے ہوئے خود کو ہدایت یافتہ کہا: قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ سیدنا نوح علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: اے میری قوم! میں گمراہ نہیں ہوں اور جو کچھ میں تمھیں کہہ رہا ہوں وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ میں تمھیں شرک سے منع کر کے توحید (اللہ) کی طرف بلا رہا ہوں اور تم میری دعوت کو قبول کر لو اسی میں ہی تمھاری خیر خواہی و بھلائی ہے۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝

سیدنا نوح علیہ السلام نے فرمایا: میں تمھیں اللہ تعالیٰ کا پیغام (جس میں اس کی ذات، اس کے رسولوں، فرشتوں، یوم آخرت، کتابوں، جنت وجہنم اور جزا وسزا پر ایمان لانا ہے) سنا رہا ہوں اور یہی پیغام دے کر مجھے تمھاری طرف بھیجا گیا ہے۔ میں تمھیں نصیحت کرتے ہوئے خیر خواہی کا حکم دیتا ہوں اور اس چیز کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں لیکن قوم نوح نے سیدنا نوح علیہ السلام کی نصیحت اور خیر خواہی کو قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا حالانکہ سیدنا نوح علیہ السلام اپنی قوم کو توحید الٰہی اور اللہ کی صفات کا علم جاننے کی ترغیب دے رہے تھے اور ہر نبیؑ نے اپنی قوم کی خیر خواہی کی ہے کیونکہ نبی کی ذات پر نازل ہونے والی شریعت خیر خواہی سے لبریز ہوتی ہے۔ نبی رحمت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ ''دین نصیحت ہے ہم نے عرض کیا کس کے لیے اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، مسلمانوں کے ائمہ کے لیے اور ان کے عوام کے لیے۔'' (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان أن الدین النصیحۃ ج1 جز2 ص31 رقم الحدیث: 55)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے یوم عرفہ کو جب صحابہ کرامؓ کی اکثریت موجود تھی تو آپ نے ان سے سوال کیا کہ اے لوگو! تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ سب نے جواب دیا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پیغام الٰہی پہنچا دیا، اپنے فرض کو کما حقہ ادا کر دیا اور اُمت کی خیر خواہی کی تو آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ''اے اللہ! تو گواہ ہو جا، اے اللہ! تو گواہ ہو جا! اے اللہ تو گواہ ہو جا'' (مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی ج4 جز8 ص135 رقم الحدیث: 1218)

قوم کے اعتراضات

قرآن مجید کے اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں دعوت انبیاء کے منکرین کے اعتراضات ایک جیسے ہیں اور ان میں سب سے اہم اعتراض رسول کا آدمی ہونا کیا کرتے تھے جیسا کہ قوم نوح نے کہا کہ تم ہمارے جیسے آدمی ہو کر رسول کیسے بن سکتے ہو، اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ تمھارے پاس تم ہی سے ایک شخص کے ذریعے جس کی حقیقت، صداقت اور حال سے تم اچھی طرح واقف ہو، اس کے ذریعے اللہ کے عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تا کہ تم ظاہری اور باطنی امور پر تقویٰ حاصل کر کے اپنی نجات کے اسباب مہیا کر سکو اور تم اللہ کی رحمت کے حق دار بن سکو۔ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ

وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا. سیدنا نوح علیہ السلام کے ساڑھے نوسو سال تبلیغ کرنے کے باوجود چندلوگ ایمان لائے بعض اقوال کے مطابق ان کی تعداد چالیس بتلائی گئی ہے۔سیدنا نوح علیہ السلام جب ان لوگوں کے قبول ایمان سے مایوس ہوگئے تو ان کے لیے تباہی کی بددعا کی،چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کشتی بنانے کا حکم دیا جب سیلاب آنا شروع ہوا تو اس کشتی میں آپ نے اپنے پیروکاروں اور تمام جانداروں کا ایک ایک جوڑا اس کشتی میں سوار کیا،اس طرح اللہ تعالیٰ نے مکذبین کو غرق کر کے سیدنا نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو نجات عطا کی اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ اللہ تعالیٰ نے ان کو اندھے قرار دیا ہے کیونکہ انھوں نے حق وباطل کی تمیز نہیں کی اور وہ اندھاپن اختیار کرتے ہوئے اپنی بغاوت اور حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب پرڈٹے رہے گویا کہ وہ اپنے لیے خیرخواہی کے راستے کو دیکھ ہی نہ سکے۔

اخذ شدہ مسائل

(1) رسول اللہ ﷺ کی نبوت کو سیدنا نوح علیہ السلام کی نبوت کی طرح ثابت کیا گیا ہے کہ اگر آپ سچے نبی نہ ہوتے تو کبھی سیدنا نوح علیہ السلام اور دیگر انبیاء کے واقعات بیان نہ کرتے (2) اللہ تعالیٰ کی توحید کو بیان کرتے ہوئے صفت الوہیت کو صرف اُسی ذات کے لیے خاص کیا گیا ہے (3) قیامت کے دن کے عذاب کا تذکرہ کر کے اس سے ڈرایا گیا ہے۔ (4) تمام انبیاء اپنی قوم کے مصلح اور خیرخواہ تھے اور دین خیرخواہی کا نام ہے (5) انسان کے لیے دل کا اندھاپن آنکھوں کے اندھے پن سے زیادہ خطرناک ہے۔

بقیہ: علی المرتضیٰ کی اصحاب ثلاثہ سے محبت

سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے محبت

سیدنا علی المرتضیٰ ؓ شیخین کریمین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی طرح سیدنا عثمان ؓ سے بھی بے پناہ محبت فرماتے تھے ان کی نسبت سے ہی اپنے ایک بیٹے کا نام "عثمان" رکھا اور قدم قدم پہ ان کے صدق ووفا کی گواہی دیتے رہے۔

ایک دفعہ خطبہ جمعہ میں سورۃ الانبیاء کی اس آیت کو تلاوت فرمایا

ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولئك عنھا مبعدون "نیکیوں میں سبقت لے جانے والے جہنم سے دور ہٹا دیے گئے" اس آیت کو تلاوت فرما کر آپ ؓ نے فرمایا: عثمان منھم ان خوش نصیبوں میں ہی عثمان ؓ ہیں۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج 12 ص 52 رقم الحدیث 32043)

کسی نے سیدنا حسن ؓ بن علی ؓ سے سیدنا عثمان ؓ کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیسے شخص تھے تو انھوں نے فرمایا: اس کا جواب میرے بابا علی المرتضیٰ ؓ ہی دیں گے،سیدنا علی ؓ نے فرمایا کہ عثمان ؓ تو اس آیت کی تفسیر تھے

وامنوا وعملوا الصلحت ثم اتقوا وامنوا ثم اتقوا واحسنوا والله یحب المحسنین ○(المائدہ:93).

آپ ؓ سیدنا عثمان ؓ کو اس قدر عزیز رکھتے کہ جب انھیں شہادت سے قبل گھر میں نظربند کر دیا گیا تو آپ ؓ نے اپنے دونوں شہزادے حسن ؓ و حسین ؓ کو ان کے دروازے پر بطور چوکیدار متعین فرما دیا۔خود ان کے لیے پانی کی کوشش بھی فرمائی مگر بلوائیوں نے پانی راستے میں روک لیا اور آپ ؓ نے اپنی پگڑی سیدنا عثمان ؓ کے گھر میں بطور گواہی پھینکی کہ عثمان ؓ میں مجبور ہوں،جب مظلوم کائنات سیدنا عثمان ؓ کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا تو سیدنا علی ؓ نے غم وغصے سے دونوں بیٹوں کے منہ پر طمانچے مارے کہ تمھارے ہوتے ہوئے وہ لوگ تمھارے خالو محترم کو شہید کر گئے۔

امام احمد بن حنبل ؒ لکھتے ہیں کہ شہادت عثمان ؓ کے بعد سیدنا علی ؓ اکثر وبیشتر آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا کرتے اللھم انی ابرا الیك من دم عثمان اے اللہ! میں عثمان ؓ کے خون سے تیری طرف اپنی براءت کو پیش کرتا ہوں۔(فضائل صحابہ ج 1 ص 452 رقم الحدیث: 727)

سطور بالا کی روشنی میں یہ حقیقت آشکار ہوگئی کہ صحابہ کرام ؓ اخوت وہمدردی کی عملی تفسیر اور بالخصوص خلفائے راشدین وفا اس کی روشن تعبیر تھے۔سیدنا علی المرتضیٰ ؓ نے ان کی عظمت ومنقبت پر سر تسلیم خم کر کے محبت کے دریا بہائے اور یہ حقیقت اظہر من الشمس واضح ہوگئی کہ ان کی آپس میں کوئی بغض وعداوت نہیں تھی۔اللہ ہمیں صحابہ ؓ کے باہمی پیار والفت پر یقین محکم نصیب فرما کر تکمیل ایمان کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اقوام متحدہ بے حیائی کے فروغ کا ادارہ ہے

او آئی سی کے قیام اور کارکردگی کا جائزہ

عطاء محمد جنجوعہ

امریکہ اقوام متحدہ کی آڑ میں دنیا بھر میں اپنا حکم جاری کرتا تھا۔ روس کے زوال کے بعد اُسے من مانی کرنے کا موقع مل گیا یہی وجہ ہے جب امریکہ نے عراق پر قبضہ کیا تو اُسے بھرپور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا تو امریکہ کو کسی نے مشورہ دیا کہ عراق کو اقوام متحدہ کے حوالے کردو تو پینٹا گون کے مشیر نے دوٹوک الفاظ میں کہا: ''اقوام متحدہ نے دنیا کے کون سے خطے میں امن قائم کیا ہے جو عراق اس کے حوالے کیا جائے۔''

(روزنامہ دن 29 اگست 2003ء)

امریکہ نے سلامتی کونسل کی منظوری کے بغیر عراق پر حملہ کیا اس کے باوجود اقوام متحدہ کی امن فوج کے دستے اور کارندے امریکی کمان میں کام کررہے ہیں آخر ان میں کون سی قدر مشترک ہے جس کے تحت وہ تعاون واشتراک کی پالیسی اپنانے پر مجبور ہیں۔

اقوام متحدہ کے اہم شعبوں کے سربراہ نہ صرف یہودی ہیں بلکہ عالمی بنک اور آئی ایم ایف پر بھی انھی کا تسلط ہے چونکہ پالیسیوں کا انحصار سرمایہ کا مرہون منت ہوتا ہے یہ ادارے ان ممالک کو امداد یا قرضہ فراہم کرتے ہیں جو ان کے پروٹوکول کی پیش قدمی کی حامی بھرتے ہیں۔ اس طرح امریکہ کے قومی سٹینڈرڈ بنک پر بھی یہودیوں کی اجارہ داری ہے۔ اجارہ داری کی پالیسی کی وجہ سے میڈیا، دفاعی، صنعتی اور تعلیمی اداروں پر یہودیوں کا کنٹرول ہے۔

علاوہ ازیں یہودی امریکہ کی اہم ریاستوں میں مقیم ہیں، جہاں وہ الیکشن کے دوران نوٹ اور ووٹ کی پالیسی اپناتے ہیں اس بناء پر امریکہ کی منتخب حکومت صیہونی تھنک ٹینک کی راہنمائی میں داخلی وخارجہ پالیسی تشکیل دیتی ہے اگر کوئی اس سے سرموانحراف کرتا ہے تو جرم کی نوعیت کے مطابق اُسے اقتدار سے ہٹا دیا جاتا ہے یا قتل کردیا جاتا ہے۔

ماضی قریب میں بش انتظامیہ میں موجود 32 یہودی اہم عہدوں پر فائز تھے جنھوں نے گریٹ اسرائیل کی خاطر صیہونی جنگ کے شعلے بھڑکا دیے، چنانچہ صیہونی سرپرستی امریکہ اور اقوام متحدہ میں قدر مشترک ہے یہودیوں نے 70ء کی تباہی وکسمپرسی کے باوجود اپنا وجود برقرار رکھا۔ جہاں انھوں نے ساحری، طبابت، تجارت اور سودی کاروبار اپنایا وہاں انھوں نے مطلب برآری کے لیے سیاسی حیلہ سازی، چال بازی کے علاوہ اپنی حسین وجمیل عورتوں کو زینوں کی طرح استعمال کیا۔

الیکٹرانک میڈیا نے ان کی مشکل آسان کردی اب وہ سٹوڈیو میں فحش پروگرام تیار کرتے ہیں جسے وہ سٹلائٹ نظام کے تحت دنیا بھر میں نشر کرتے ہیں۔ ڈش انٹینا سے محروم طبقہ کو نہایت سستے داموں سی ڈی مہیا کرتے ہیں جب سے صیہونی تھنک ٹینک امریکہ ویورپ کے بے تاج بادشاہ بن گئے ہیں تو انھوں نے عورت کی آزادی کو ان کا ماٹو بنادیا۔

پاکستان کی آزادی کا سمبل مینار پاکستان ہے جو مسلمانوں کی عظمت اور اسلامی ملک ہونے کی عکاسی کرتا ہے جبکہ امریکہ میں آزادی کا مجسمہ **Statue of Liberty** عورت ہے۔ یہ کسی ایسی عورت کا مجسمہ

نہیں جس نے امریکہ کی آزادی کی تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا ہو۔ بلکہ اس کا مدعا یہ ہے کہ عورت مذہب اور سماج کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی امریکہ نے اسے آزاد کرایا ہے۔

امریکہ کے پارکوں، باغوں اور تفریح گاہوں میں مرد وعورت کے اختلاط کے شرمناک مناظر دیکھ کر روشن ضمیر انسان کا ضمیر چیخ اٹھتا ہے کہ یہ انسان نہیں جانور ہیں۔ اس بے لگام آزادی کا نتیجہ ہے کہ وہاں کم سنی میں کنواری ماؤں کا ہجوم اور ناجائز بچوں کا سیلاب امڈ آیا ہے۔

صیہونی تھنک ٹینک چاہتے ہیں کہ امریکہ میں جس قسم کے حقوق عورتوں کو حاصل ہیں اسی قسم کے حقوق دنیا بھر کی عورتوں کو حاصل ہوں۔ اقوامِ متحدہ کے زیر اہتمام دنیا کے سبھی ممالک میں انسانی حقوق کی تنظیمیں قائم ہیں جن کا مین ٹارگٹ عورتوں کو فطری آزادی کے حقوق دلانا ہے، یورپ تو ان کی لپیٹ میں آچکا ہے۔

اسلامی دنیا میں چونکہ مسلم تنظیمیں عورتوں کو عفت وحیا کا درس دیتی ہیں اس لیے اُن کو خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی تو امریکہ نے بزور قوت عورتوں کے لیے شتر بے مہار آزادی کے حقوق دلانے کا عزم کر لیا ہے اور وہ اس مشن میں بقدرے کامیاب ہوتا معلوم ہو رہا ہے۔

افغانستان میں طالبان نے برسر اقتدار آکر بے حیائی وفحاشی کے اڈوں کو ختم کر دیا، مخلوط ماحول میں عورتوں کی تعلیم وملازمت پر پابندی عائد کر دی لیکن ان کی تعلیم کے لیے الگ سکول اور کالجز قائم کیے جہاں دینی ودنیوی تعلیم کا امتزاج تھا تو صیہونی ذرائع ابلاغ نے واویلا مچانا شروع کر دیا کہ وہاں عورتوں کے حقوق پامال ہو رہے ہیں۔

جب امریکہ نے افغانستان پر قبضہ کیا تو اُس نے طالبان دور کی پابندیاں یکسر ختم کر دیں اور عورتوں کی آزادی کے لیے ایسا نیٹ ورک جاری کیا کہ ایک مغربی اخبار گلوب اینڈ ریل نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ کابل گناہوں کا شہر بن گیا۔ اب شراب وشباب کی محفلیں عروج پر ہیں، شراب کی درجنوں دوکانیں، ریستوران اور نائٹ کلب کھل گئے ہیں، مغربی عورتیں سوئمنگ ڈریس پہن کر پھرتی ہیں، عیاش افغانوں نے بھی مغربی رنگ ڈھنگ اپنا لیا ہے، چین سے درجنوں طوائفیں منگوائی گئی ہیں۔"

(نوائے وقت 20 جولائی 2004ء)

اقوامِ متحدہ صیہونی ادارہ ہے بقول پیٹا گون وہ عالمی امن قائم نہیں کر سکا تو پھر اس کی سرگرمیوں کی نوعیت کیا ہے؟

طاغوتی قوتیں بزور قوت کسی ملک کو تباہ وبرباد کرتی ہیں تو اقوامِ متحدہ این جی اوز کی وساطت سے مفلوک الحال لوگوں سے تعاون کرتی ہے لیکن اُن کی خستہ حالی سے ناجائز فائدہ اٹھاتی ہیں۔

امریکی مبلغین نے اسلامی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کے لیے مہم شروع کر دی ہے ان کی بڑی تعداد عراق وافغانستان میں داخل ہو گئی ہے مبلغین امداد کی آڑ میں انجیل کی تعلیمات کا پرچار کر رہے ہیں یہ بات امریکی جریدے ٹائم نے اپنی رپورٹ میں بتائی ہے۔

(ضرب مومن 27 جون 2003ء)

جبکہ مقبوضہ ملک کو تعمیر نو کی آڑ میں غیر پیداواری کاموں کے لیے قرضے دے کر مقروض بنایا ہے تاکہ وہ قومی تعمیر وترقی کی خاطر ان کا دست نگر بن کر رہ جائے۔ امریکا اور اقوامِ متحدہ نے کرزئی کو مالی امداد دینے سے صاف انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ افغانستان کو عالمی برادری سے تعاون کی بجائے قرض کے لیے کوشش کرنی ہوگی۔

(ضرب مومن 27 جون 2003ء)

آزادیٔ نسواں کے لیے متحرک وفعال کردار ادا کرتا دیگر ممالک خصوصاً مسلم ریاستوں میں عورتوں کی آزادی کے لیے تشکیل دینا اور اُن کی ہر لحاظ سے سرپرستی کرنا ہے یہی وجہ ہے جب افغان قیدیوں کو کنٹینروں میں بند کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیا گیا اور گوانتاناموبے میں لوہے کے پنجروں میں بند کیا گیا تو اُس وقت اقوامِ متحدہ کی ٹیمیں حرکت میں نہیں آئیں لیکن جب "صوبہ ہرات کے گورنر نے مرد اساتذہ کے طالبات کو پڑھانے پر پابندی عائد کر دی تو اقوامِ متحدہ کی ٹیم خواتین پر تعلیمی پابندیوں کا جائزہ لینے کے لیے فوراً پہنچ گئی۔"

(روزنامہ دن 21 جنوری 2003ء)

انقلاب فرانس کے دوران مرد وزن کی مساوات کی تحریک کا آغاز ہوا جلسے جلوسوں میں مطالبات پیش ہوئے کہ عورت کو مرد کی غلامی سے نجات دلائی جائے بالآخر 1952ء میں یو این او کی طرف سے عورتوں کے مردوں کے برابر حقوق تسلیم کر لیے گئے۔

چنانچہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی طلاق دینے کا حق مل گیا پھر اقوام متحدہ نے ایک کمیشن تشکیل دیا جس نے عورتوں کے حقوق کی بحالی کے لیے دستاویز تیار کی جنرل اسمبلی نے ان حقوق کو 1970ء میں تسلیم کر لیا جس کی رو سے عورتوں کو اسقاط حمل کا حق بھی مل گیا۔

1994ء میں مسلم ملک مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں یو این او کی طرف سے بہبود آبادی کانفرنس منعقد ہوئی اس کے بعد خواتین کی چوتھی بڑی کانفرنس اقوام متحدہ کے زیر اہتمام 1995ء میں بیجنگ میں ہوئی جس میں 200 ممالک کے پچاس ہزار نمائندے شامل ہوئے جنھوں نے خصوصی ایجنڈا اپنایا۔

1..... خاتون خانہ کو گھریلو ذمہ داریوں اور پھر تولیدی خدمات پر باقاعدہ معاوضہ دیا جائے۔

2..... ازدواجی عصمت دری پر قانون سازی اور فیملی کورٹس کے ذریعے مرد کو سزا دلوانا۔

3..... طوائف کو جنسی کارکن تسلیم کرنا۔

4..... ممبر ممالک میں جنسی تعلیم اور کنڈوم کے استعمال پر زور دینا۔

5..... اسقاط حمل کو عورت کا جائز حق قرار دینا۔

6..... ہم جنس پرستی کا فروغ۔ وغیرہ

دیگر ممالک کی طرح بعض اسلامی ممالک نے بھی تدریجی طریقہ سے اس ایجنڈے پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ سیاست اور ملازمت میں عورتوں کو نمایاں نمائندگی حاصل ہو گئی ہے۔ فیملی پلاننگ کے لیے بہبود آبادی کے مقامی یونٹ سرگرم ہیں۔ عریانی، فحاشی کے فروغ کے لیے میڈیا پر سنسر بورڈ کی پابندیاں نرم کر دی گئی ہیں۔ اس کے باوجود صیہونی تھنک ٹینک اس تگ و دو میں ہیں کہ مذکورہ ایجنڈے کی توثیق اقوام متحدہ کی طرف سے کروا کر تمام ممبر ممالک پر حکماً نافذ کیا جائے کہ خلاف ورزی کی صورت میں اس ملک کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

اقوام متحدہ نے عالمی امن قائم کرنے کی بجائے مسلمانوں کو عیسائی بنانے یا سیکولر بنانے کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ جب او آئی سی کا مقصد اقوام متحدہ کے چارٹر پر عمل درآمد ہو تو پھر اس ادارے سے اسلام کی بالادستی اور امت مسلمہ کی یک جہتی و ترقی کی توقع رکھنا خوش فہمی کے سوا کچھ نہیں۔

مسلم حکمران اقوام متحدہ کے ضابطوں پر دستخط کرنے کی وجہ سے غلامی کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں۔

تعجب ہے کہ ہمارے مسلم لیڈر اور دانشور اپنے ملک کے آئینی و خارجی مسائل کے حل کیلئے بے حیائی کو فروغ دینے والے شیطانی ادارے سے اپیلیں کرتے ہیں جس کی باگ ڈور صیہونی تھنک ٹینک کے ہاتھ میں ہے۔ راقم نے "ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے" میں تجویز پیش کی تھی کہ پاکستان افغانستان اور سعودی عرب اقوام متحدہ سے رکنیت ختم کر کے احیائے خلافت کی بنیاد رکھیں۔

عملی پیش رفت نہ ہو سکی لیکن 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد وہ مسلم ممالک جن میں شرعی قانون نافذ ہے یا وہ دفاعی و اقتصادی لحاظ سے مستحکم ہیں وہ یکے بعد دیگر صیہونی جنگ کی لپیٹ میں آ رہے ہیں، وہاں مسلمان صیہونی دہشت گردی کے خلاف نبرد آزما ہیں جو رب کی رضا کی خاطر شریعت اسلامیہ کی بالادستی کے لیے سرگرم عمل ہوں تو امت مسلمہ کا فرض ہے اُن سے دامے درمے سخنے تعاون کریں اور اپنا رشتہ اسلام سے پیوست کریں دوسروں کو ایمان و عمل کی دعوت دیں خصوصاً عورتوں کے لیے اسلامی تعلیم و تزکیہ کا اہتمام کریں۔ اور اس سیاسی نظام سے اظہار نفرت کریں جس کے تحت عورتوں کو شتر بے مہار آزادی مل سکتی ہے۔

شرابی کا انجام

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کرتا اور اگر وہ (بغیر توبہ کے ہی) مر گیا تو جہنم میں جائے گا (الحدیث)

اسبابِ اختلاف اور اُمت

مولانا اسحاق حقانی مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

سیدنا عبداللہ بن عمروؓ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت پر بھی وہی وقت آئے گا جو بنی اسرائیل پر تھا جوتے کے تلووں کی طرح برابر، یہاں تک کہ ان میں سے جس طرح کوئی اعلانیہ اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرتا ہے میری اُمت میں بھی بعض ایسے لوگ ہوں گے، بنی اسرائیل بہتر گروہوں میں تقسیم ہوئے اور میری اُمت تہتر گروہوں میں تقسیم ہوگی مگر ایک گروہ کے علاوہ سب جہنم کی آگ میں ہوں گے، کسی نے سوال کیا کہ وہ کونسا گروہ ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آج میں اور میرے صحابہ جس پر ہیں۔ (ترمذی)

آج اُمت مسلمہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہوچکی ہے۔ فتنۂ تکفیر زوروں پر ہے، وحدت اُمت پارہ پارہ ہوچکی ہے وہ اجتماعی قوت جو کفر کے مقابلے میں چاہیے تھی ایک دوسرے کا گلا کاٹنے میں صرف ہو رہی ہے، اس کی بنیادی وجہ کتاب وسنت سے انحراف، حب دنیا اور خواہشات کی پیروی ہے جبکہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا تھا: مجھے چھوڑ دو، جب تک میں تم کو چھوڑ دوں، تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء پر زیادہ سوال جواب اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ جب میں تم کو کوئی حکم دوں تو اس پر عمل کرو جس قدر ممکن ہو اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اس سے رُک جاؤ۔ (صحیحین)

آج ہر گروہ اپنے عقائد ونظریات اور اعمال پر شاداں وفرحاں ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ. نبی کریم ﷺ کی بعثت مبارکہ سے اُمت جسد واحد کی مانند ہوئی، علم نافع اور اعمال صالحہ کی دولت سے سرفراز ہوئی، اخلاق کریمہ وسنت مطہرہ سے مالا مال ہوئی اور پہلی اُمتوں سے علم وعمل اور حکمت ودانائی سے بڑھ کر تھی۔

اسی لیے سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی راہ سنت کا نمونہ چاہتا ہے تو وہ اصحاب محمد ﷺ ہیں جن کا علم گہرا اور عمل میں تکلف کم ہے، ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی رفاقت اور دین کی ترویج کے لیے منتخب کیا ہے۔ بعد میں جب اسلام عرب سے پھیلتا ہوا دنیا کے کناروں تک پہنچا اور کفر اس کی یلغار کے آگے بے بس ہوگیا تو انھوں نے بادل نخواستہ اسلام کا لبادہ اوڑھا اور دین کے نام پر اپنے غلط عقائد ونظریات کی ترویج کی۔

معتزلہ، مرجیہ اور خوارج کے فتنے پیدا ہوئے اور اُمت اختلافات کا شکار ہوگئی۔ ہر دور میں آپ ﷺ کے فرمان کے موجب اہل حق کی ایک جماعت نے دین صحیح کو اپنایا اور اہل باطل کے افعال واعمال پر گرفت کی۔ آٹھویں صدی میں اہل حق میں سے ابن تیمیہؒ تھے جنھوں نے قلم وتلوار کے ساتھ ان لوگوں کا مقابلہ کیا۔ اس مرد مجاہد نے اُمت مسلمہ میں اختلاف کا گہری نظر سے جائزہ لیا اور اس کے اسباب کی نشاندہی بھی کی جو کہ درج ذیل ہیں:

حسد ورقابت

جس طرح اہل کتاب کے دلوں میں اسلام کے خلاف حسد وکینہ تھا کہ نبوی تعلیمات سے ان کو محروم کرکے اُمت محمدیہ کو اس کا حق دار بنا دیا اور انھوں نے چاہا کہ اہل اسلام کو ان کے دین سے پھیر کر کفر کی طرف لے جائیں جبکہ جب وہ حق کو جانتے پہچانتے بھی تھے۔ اسی طرح اس امت میں بھی بعض لوگ اہل علم وعمل کے مرتبہ ومقام کو دیکھ کر حسد میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور پھر ان کے خلاف سازشوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔

بخل وکتمان حق

ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا

فَخُوْرًا (النساء:36) بیشک اللہ تعالیٰ متکبر اور غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی ترغیب دیتے ہیں اور جو ان کو اللہ تعالیٰ نے فضل (علم، مال) دیا اسے چھپاتے ہیں۔

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے: ”جو اللہ کی نازل کردہ کتاب کو چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے ثمن قلیل (متاع دنیا) لیتے ہیں، یہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں“ (البقرہ:174) اس اُمت مسلمہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو علم کا دعویٰ رکھتے ہیں مگر اپنے جھوٹے وقار اور دنیاوی مفاد سے محرومی کے خوف سے حق کو چھپاتے ہیں جیسا کہ عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ اہل علم حق بیان کرتے ہیں خواہ ان کا فائدہ یا نقصان ہو، مگر خواہشات کے پجاری صرف اپنے مفاد کے مطابق بیان کرتے ہیں۔

تحریف و باطل کو اپنانا

تحریف اصل الفاظ بدلنے سے بھی ہوتی ہے اور معانی و مفہوم کو تبدیل کرنے سے بھی، زیادہ تر تحریف معنوی ہی کی جاتی ہے۔ اپنے غلط عقیدہ و نظریات کو سہارا دینے کے لیے بعض لوگ قرآن وحدیث کے الفاظ بدلنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ہر دور میں اہل حق علماء نے ایسے لوگوں پر گرفت کی ہے اور ان کے جھوٹ کی نشاندہی کی ہے۔ یہود میں یہ بیماری عام تھی، قرآن مجید میں ہے: يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ

قومی و مذھبی تعصب

یہ ایک ایسی بیماری ہے جو حق کے قبول کرنے میں رکاوٹ بنتی ہے جیسا کہ اہل کتاب نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اُتاری گئی اور وہ کفر کرتے ہیں جو اس کے علاوہ ہے۔ (البقرہ:91)

آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے کفار یہ کہتے تھے نبی آخر الزماں آنے والا ہے اس کے ساتھ مل کر ہم تم پر فتح پائیں گے لیکن جب نبوت بنی اسرائیل سے نکل کر بنی اسماعیل کے خاندان میں منتقل ہوگئی تو قومی تعصب کی بنا پر ان پر ایمان لانے سے انکاری ہو گئے۔ آج بھی فقہی اور خاندانی تعصب حق کی راہ میں حائل ہے، اپنے پیشوا کے سوا کسی کی بھی صحیح بات کا انکار کیا جاتا ہے۔

خودساختہ نظریات

اپنے ذاتی نظریات کو قرآن وحدیث پر ترجیح دینا اس کا اصل سبب محض خواہشات نفس کی پیروی ہے۔ قرآن مجید میں ہے: أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ کیا دیکھا آپ ﷺ نے کہ جس نے اپنی خواہش کو الٰہ بنا لیا۔ خواہش و آرزو کو حق پر ترجیح دینا اس کو الٰہ بنانا ہے۔

کفار و اہل کتاب کے عقیدہ و عمل کے مطابق جب ان کو اسلام کی بات معلوم ہوتی تو بڑے خوش ہوتے، مگر جب کوئی حکم اس کے خلاف ہوتا تو پھر مخالفت کرتے ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ہم نے آپ ﷺ کو خاص شریعت کا امر دیا ہے اسی کی پیروی کرنا ہے، بے علم لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہیں کرنی۔ (الجاثیہ)

دین میں غلو

غلو کا مطلب ہے کہ اسلام میں زیادتی (کمی و بیشی) کرنا یعنی شرعی حدود کو ان کے مقام سے بڑھانا، گھٹانا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ

”اے نبی ﷺ اہل کتاب کو کہہ دیں کہ حق کے سوا اپنے دین میں غلو نہ کرو اور پہلے سے گمراہ قوم کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا جو بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور خود بھی راہ راست سے بھٹک چکے ہیں۔“

(المائدہ:77)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ ۔ اے اہل کتاب اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ تعالیٰ پر حق کے سوا کوئی

بات نہ کرو، بیشک عیسیٰ بن مریم تو اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف بھیجا۔(النساء:171) اہل کتاب نے علماء اور صوفیاء کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ رب بنالیا، ان کو حلال وحرام کے اختیارات دے دیئے۔ آج بھی اپنے پیشواؤں کی بات کو حرف آخر خیال کیا جاتا ہے اور صریح حق کو ٹھکرا دیا جاتا ہے۔

رھبانیت وخانقاھی

رضائے الٰہی کے حصول کے لیے خودساختہ طریقے جن کا دین و شریعت کے ساتھ کچھ تعلق نہیں، تصوف کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کے جان و مال اور عزتوں پر ڈاکے ڈالے جاتے ہیں۔ بے عمل اور بے کار لوگوں نے اس کو ذریعہ معاش بنالیا۔

قبرفروشی

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا (الکہف:21) بزرگوں سے عقیدت کے نام پر قبروں پر گنبد بنالیے، مجاور بن کر بیٹھ گئے، قبریں زیارت گاہ کی جگہ اور تجارت کی منڈیاں بن گئیں جہاں عصمت فروشی اور منشیات کے کاروبار چلتے ہیں، اگر منع کرو تو وہابیت اور گستاخ اولیاء کے فتوے لگتے ہیں۔

انکارحق

یہودیوں نے کہا نصاریٰ کسی چیز پر نہیں اور نصاریٰ نے کہا، یہود کسی چیز پر نہیں۔(البقرہ:113) حالانکہ دونوں کے پاس کتاب تورات و انجیل ہے جو حق وصداقت کا معیار تھیں مگر ان میں من مانی کی۔ آج اُمت مسلمہ میں یہ بیماری سرائت کرگئی کہ انھوں نے اپنی اپنی فقہوں کو حرز جان بنالیا، دوسروں پر طعن وتشنیع کے تیر چلائے جاتے ہیں، نظام خانقاہی کے علمبردار کی طرح فرقہ بندیوں اور گروہوں میں تقسیم ہوگئی۔

آج بھی اہل حق کی ایک جماعت کتاب وسنت کی طرف دعوت دینے والی موجود ہے، کسی شخصیت کے نام پر نہیں بلکہ دین اسلام کے کلمہ توحید پر جمع ہونے کی طرف بلاتے ہیں اسی پر عمل سے افتراق وانتشار ختم ہوسکتا ہے۔ اُمت وحدت بن کر کلمہ اسلام کے پرچم کو سربلند کیا جاسکتا ہے، کاش کہ اُمت خواب غفلت سے بیدار ہو۔

بقیہ: درس حدیث

وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ

"اور ان کے مقابلے میں تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک مددگار رہے گا جب تک تیرا ان کے ساتھ یہی سلوک رہے گا۔" (مسلم كتاب البر والصلة باب صلة الرحم وتحريم قطعها ج 8جزء 16ص 98رقم الحديث: 2558) اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے قطع رحمی کو گرم راکھ کھانے کے ساتھ تشبیہ دے کر یہ بات واضح کی ہے کہ جس طرح گرم راکھ کھانے سے انسان کو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح قطع رحمی بھی اسکے لیے سخت عذاب اور تکلیف کا باعث بنے گی اور صلہ رحمی کرنے والے کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ ان کے برے سلوک کے باوجود حتی المقدور ان سے صلہ رحمی کرتا رہے اور اپنے حقوق، واجبات میں کوتاہی نہ کرے، کیونکہ ان کے برے طرز عمل کا بوجھ انھی پر ہے، اگر تمام انسان صلہ رحمی کرتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق وواجبات ادا کرتے رہیں تو معاشرہ پرامن ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا میں ہی جنت کا منظر پیش کرے گا جس کی بدولت جرائم کا خاتمہ ہوگا اور بنی نوع انسان باوقار طریقے سے پرسکون زندگی گزار سکیں گے۔

بقیہ: خدمت خلق اور ایثار وقربانی

صحیح بخاری میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر مسلمان پر صدقہ فرض ہے، عرض کیا گیا کہ اگر آدمی کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہاتھ سے کام کرے، اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے کہا گیا کہ اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو فرمایا مظلوم وحاجت مند کی اعانت کرے، کسی نے کہا کہ اگر یہ بھی ہمت نہ ہو تو فرمایا نیکی اور بھلائی کی بات لوگوں کو بتائے، کہا گیا اگر یہ بھی نہ کر سکے تو فرمایا: شرارت اور تکلیف پہنچانے سے اپنے آپ کو باز رکھے۔ اسی طرح آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ گناہوں کی معافی کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان بھائی کے ہاں خوشیاں داخل کرو۔

(طبرانی وترغیب)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا وآخرت میں عزت وسرفرازی نصیب فرمائے۔ آمین

خدمتِ خلق اور ایثار و ہمدردی اسلام کے آئینے میں

مولانا رحمت اللہ ڈوگر گنگن پوری

سورۂ حشر کی آیت نمبر 9 میں اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسے انسان دوست لوگوں کا تذکرہ فرمایا ہے جو باوجود خود ضرورت مند ہونے کے دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ کتب تفاسیر کا مطالعہ کرنے سے مختلف صحابہ کرامؓ کے بے شمار واقعات ہمارے سامنے آتے ہیں کہ وہ خود بھوک و پیاس کی شدت محسوس کرنے کے باوجود دوسروں کی بھوک اور پیاس کا مداوا کرتے تھے۔ صحیحین میں ہے سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اپنی محتاجی کا ذکر کیا، حضرت طلحہؓ آئے اور اسے اپنے گھر لے گئے خود، بیوی اور بچے بھوکے رہے مگر اس محتاج مہمان کو کھلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حوصلہ افزائی کے طور پر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

صحابہ کرامؓ کے بے پناہ جذبہ ایثار و ہمدردی کی بے شمار مثالیں احادیث و تفاسیر کے علاوہ سیرت و تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ مشہور واقعہ ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰؓ نے سیدہ فاطمۃ الزہراؓ سے دوپہر کا کھانا طلب کیا تو سیدہ نے فرمایا: گھر میں کچھ بھی نہیں ہے، سیدنا علیؓ گھر سے نکلے اور کسی سے ایک دینار قرض لیا اور کھانا خریدنے بازار کی طرف چل دیئے، راستے میں حضرت مقدادؓ سے ملاقات ہوئی تو دیکھا کہ پریشانی کی وجہ سے رنگ زرد اور چہرہ افسردہ ہے، ان سے سبب پوچھا تو پتہ چلا کہ ان کے بچے بھوک کی شدت سے نڈھال گھر میں رو رہے ہیں اور اُن کی یہ حالت مجھ سے دیکھی نہیں گئی اس لیے باہر آ گیا ہوں، سیدنا علی المرتضیٰؓ فرمانے لگے کہ مقدادؓ بھائی یہی معاملہ مجھے بھی درپیش ہے مگر میں اپنی ضرورت پر آپ کی ضرورت کو ترجیح دیتا ہوں، وہ دینار انہیں دے دیئے اور خود گھر واپس خالی ہاتھ چلے گئے۔

اسی طرح تفسیر حاشیہ قرآن بنام حدیث التفاسیر میں ترمذی کتاب التفسیر کے حوالہ سے ثابت بن قیس بن شماس انصاری کے بارے میں لکھا ہے کہ بیوی، بچے اور خود بھوکے رہے چراغ بھی بجھا دیا اور اندھیرے میں مہمان کو کھانا کھلایا تو اللہ رب العزت نے یہ آیت مبارکہ نازل فرما دی: ''ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود فاقہ کش ہی کیوں نہ ہوں اور جو کوئی اپنے نفس (جان) کے بخل سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں''۔ کسی شاعر نے کیا خوبصورت بات کہی:

جان و مال اپنا خدا پر تھے لٹانے والے
سارے اصحابؓ اور محمد ﷺ کے گھرانے والے
بھوکے رہتے تھے اوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد ﷺ کے گھرانے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جذبہ ایثار و قربانی اور انسانی ہمدردی کی بے شمار اور لاجواب مثالیں ملتی ہیں۔ تفسیر احسن البیان میں بخاری کتاب النکاح کے حوالے سے درج ہے کہ ایک انصاری صحابی کے پاس دو بیویاں تھیں تو اس نے ایک بیوی کو اس لیے طلاق دینے کی پیشکش کی کہ عدت گزرنے کے بعد اس سے اس کا دوسرا مہاجر بھائی نکاح کر لے، ایسی مثالیں دنیا کا کوئی معاشرہ قائم کرنے سے قاصر ہے۔

شیخ الحدیث عبدالسلام بستوی دہلویؒ نے ایثار کے بارے میں المستطرف کے حوالے سے مذکورہ مثال سے بھی عجیب حکایت لکھی ہے۔ مرد شہر کی کسی مسجد میں کسی نے آگ لگا دی، اہل اسلام نے سمجھ لیا کہ یہ کام نصاریٰ نے کیا ہے اس لیے ان کے گرجے کو جلا دیا، بادشاہ نے گرجا جلانے والوں کو گرفتار کر کے ان کو کوڑوں اور موت کی سزا سنائی اور سزا کا طریقہ یہ رکھا کہ کاغذ کے ایک ٹکڑے پر کوڑوں کی سزا لکھوائی اور دوسرے پر سزائے موت لکھوائی۔ اسی طرح گرفتار شدگان کی تعداد کے مطابق کاغذ کے ٹکڑے

تیار کروا کر حکم دیا کہ ایک ایک پرزہ پکڑ لو جس کے ہاتھ جو سزا والا ٹکڑا آئے گا وہی اس کی سزا ہوگی۔

ایک نوجوان مسلمان کے ہاتھ قتل والا پرزہ آیا، پڑھ کر کہنے لگا کہ مجھے قتل ہونے سے کوئی ڈر نہیں صرف بوڑھی ماں کا فکر ہے کہ اس کا دوسرا کوئی سہارا نہیں۔ دوسرے مسلم نوجوان کے ہاتھ میں کوڑوں کی سزا والا کاغذ آیا اُس نے یہ سنا تو اپنے دوسرے مسلم بھائی سے موت کا پروانہ خود لے لیا اور کوڑوں والا اُسے دے دیا۔ سچ ہے: اَلْجُوْدُ بِالنَّفْسِ غَایَۃُ الْجُوْدِ اپنی جان کی سخاوت کرنا اعلیٰ درجہ کی سخاوت ہے۔

الترغیب والترہیب میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں چلے تو اسے ہر قدم کے بدلے ستر نیکیاں ملتی ہیں اور ستر گناہ معاف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ واپس آجائے، اگر اس کے ہاتھوں اس کی ضرورت پوری ہو جائے تو گویا کہ وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو کام کرواتے ہوئے موت آجائے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ مولانا حالی نے کیا خوب کہا ہے:

یہ پہلا سبق ہے کتاب ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دو سراء کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولاء کا
یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

صاحب حیثیت اور بااثر حضرات اس فرمان نبوی ﷺ پر غور کریں جو ترغیب کے علاوہ طبرانی میں بھی ہے کہ جو آدمی بادشاہ یا حاکم وقت کے پاس مسلمان بھائی کی بھلائی کے لیے جائے یا اس کی تنگدستی اور پریشانی کا مداوا کرے تو اس پر پل صراط سے گزرنا آسان ہو جائے گا جس وقت بہتوں کے پاؤں پھسل جائیں گے۔ محدث پنجاب حافظ محمد لکھوی نے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے۔

جو مومن کم غریب متوازن طرف امیراں جاوے
او محشر دے دن پل صراطوں لنگھ سلامت جاوے
مومن نیک نمازی تائیں جو طعام کھواوے
چالی روز عبادت جتنا اجر خدا توں پاوے
چالی دن تک پووے نہ فاقہ شامل فضل ربانا
جو حاجت مند مسکیناں تائیں اللہ دے کھانا
بدن کسے مومن دا کجے پوشاک پہناوے
اللہ اُسدے عیباں اُتے فضلوں پردے پاوے
مومن بھائی مسلم تائیں جس پہنایا جوڑا
محشر دے دن پل صراطوں ملے نورانی گھوڑا

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ جو ذرہ برابر نیکی یا بھلائی کرے گا تو اس کے اچھے نتیجے کو دیکھ لے گا اور پالے گا۔ دوسرے مقام پر فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ. اللہ نیکی کرنے والوں کی نیکی ضائع نہیں کرے گا اور دوسروں کے کام آنے والے لوگوں سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں ہے جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ ترجمہ علامہ اقبالؒ کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

ہیں وہی لوگ جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

امام ابوداود نے اپنے مراسیل میں لکھا اور ترغیب میں بھی آتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کسی غزوہ سے واپس آئے تو ایک آدمی کی تعریفیں کرنے لگے بڑا نمازی ہے تہجد گزار ہے، نوافل وتلاوت کرنے والا ہے، اتنی کثرت سے قیام کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: دوران سفر اس کی سواری کو چارہ کون ڈالتا تھا اور اس کے سامان کی حفاظت کون کرتا تھا؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ حضرت یہ تو ہم کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کثرت سے نوافل وتلاوت کرنے والے سے اچھے ہو کیونکہ تم نے خدمت کی۔ (بقیہ ص:14)

کاروانِ علم وادب

عبدالرشید عراقی
قسط نمبر 1

پروفیسر ساجد میر صاحب

پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ امام العصر مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ کے برادرزاد پروفیسر عبدالقیوم مرحوم ومغفور کے فرزندار جمند ہیں۔ان کا سن ولادت 1357ھ بمطابق 1938ء ہے،عصری تعلیم ایم اے انگلش ہے۔دینی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے ہوا،دینی علوم میں ان کے اساتذہ میں حضرت مولانا محمد علی جانبازؒ اور مولانا حافظ محمد اسحاق حسینویؒ کے اسمائے گرامی ملتے ہیں۔ پروفیسر صاحب نے ایم اے انگلش کے ساتھ ساتھ ایم اے اسلامیات کا امتحان بھی امتیازی نمبروں میں پاس کیا۔

فراغت تعلیم کے بعد ملازمت کا آغاز جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ سے کیا،وہاں انگلش کے پروفیسر مقرر ہوئے لیکن اسلامیہ کالج میں زیادہ دیر ٹھہر نہ سکے اور گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں تدریس پر مامور ہوئے اور کچھ مدت کے بعد ان کا تبادلہ کر دیا گیا۔لاہور انسٹی ٹیوٹ میں دو سال تک تدریس فرمائی اور اس کے بعد حکومت نائجیریا نے آپ کی خدمات حاصل کرلیں۔آپ نائجیریا میں فیڈرل سکول آف آرٹس اینڈ سائنسز میں چیف ایجوکیشن آفیسر کے منصب پر فائز ہوئے۔نائجیریا میں آپ کی ملازمت کی مدت 10 سال ہے۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کو منظم اور فعال بنانے میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی شہادت 31 مارچ 1987ء کو ہوئی،شہادت کے بعد مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ کے منصب پر فائز ہوئے،بعد میں ان کو مرکزی جمعیت اہلحدیث کا امیر منتخب کیا گیا اور تاہنوز آپ امیر چلے آرہے ہیں۔آپ مسلم لیگ (ن) کی طرف سے سینیٹر منتخب ہوئے اور اب بھی آپ سینیٹر ہیں،حکومت سعودی عرب نے آپ کو رابطہ عالم اسلامی کا ممبر منتخب کیا۔

علم وفضل کے اعتبار سے پروفیسر ساجد میر ایک وسیع النظر عالم دین اور صاحب فکر وبصیرت انسان ہیں۔آپ کا تدبر وفکر،سیاسی سوجھ بوجھ،معاملہ فہمی،شرافت نفس،ذکاوت حس،اخلاص وصداقت،صبر وضبط اور استقلال وبصالت،مخالف وموافق سبھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔اتنے بڑے عالم اور سیاسی رہنما ہونے کے باوجود مزاج میں رعونت،اکڑفوں،تعلّی،خودستائی اور شیخی نہیں ہے۔مودت،اخوت،اخلاق،شرافت،دوستی،مروت،وضع داری،رواداری اور خوش مذاقی ان کے کردار کے خاص اوصاف اور نمایاں جوہر ہیں۔

پروفیسر صاحب سیاسیات حاضرہ سے پوری طرح باخبر ہیں۔ ان کی سیاسی سرگرمیاں (ن) لیگ سے وابستہ ہیں اور سیاسی لحاظ سے ان کا نقطہ نظر ابتدا ہی سے یہی رہا ہے کہ جس کا اظہار شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے اپنے اس شعر میں کیا ہے۔

جلال پادشاہی ہو یا جمہوری تماشہ ہو
جدا ہو دین سے سیاست تو رہ جاتی ہے چنگیزی

پروفیسر صاحب تصنیف وتالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ آپ کے علمی اور دینی،تاریخی وتحقیقی مقالات مختلف رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔انگریزی زبان پر مکمل عبور ہے اور انگریزی میں آپ کے کئی مقالات شائع ہو چکے ہیں۔عیسائیت پر ان کی ایک بری علمی ودقیع کتاب اردو اور انگریزی میں شائع ہو چکی ہے۔اس کتاب نے اندرون وبیرون ملک میں بہت زیادہ مقبولیت وشہرت حاصل کی ہے۔

بہر حال پروفیسر صاحب نے جو تھوڑا بہت لکھا ہے وہ انتہائی سلیقہ سے لکھا ہے۔آپ کی پوری زندگی ایک کھلی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے اندرون پاکستان اور عالم اسلام میں ان کو انتہائی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ انھیں خوش وخرم رکھے۔آمین

پروفیسر قاضی مقبول احمد

پروفیسر قاضی مقبول کی ولادت 1937ء میں ہوئی۔ آپ جماعت اہلحدیث پاکستان میں جانی پہچانی شخصیت ہیں، ان کی عصری تعلیم ایم اے، ایل ایل بی ہے اور فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کر رکھا ہے، دینی تعلیم جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ، جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ اور دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور میں اپنے دور کے نامور اساتذہ کرام سے حاصل کی ان اساتذہ میں مولانا سید داؤد غزنویؒ، مولانا حافظ محمد محدث گوندلویؒ، مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ مولانا محمد عبداللہ اور مولانا شریف خاں سورتیؒ شامل ہیں۔ فراغت تعلیم کے بعد ایک سال جامعہ شرعیہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ میں تدریس فرمائی اس کے بعد محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کرلی اور پروفیسر کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ دوران ملازمت دینی تعلیم کی تدریس سے غافل نہیں رہے بلکہ وعظ وتبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آج کل ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور کی مجلس ادارت کے رکن ہیں اور جامع مسجد لال اہلحدیث محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ میں خطبہ ارشاد فرماتے ہیں

میاں محمد یوسف سجاد، قاضی صاحب کی شخصیت کے بارے میں رقمطراز ہیں: پروفیسر قاضی مقبول احمد جماعت اہلحدیث کے ایک ممتاز دانشور اور صاحب طرز خطیب ہیں۔ ذہانت وفطانت میں ایک منفرد حیثیت کے حامل ہیں۔ آپ کی گفتگو انتہائی عالمانہ اور موثر ہوتی ہے، بڑے شگفتہ مزاج واقع ہوئے ہیں۔ قاضی صاحب تحریر وتقریر کا اچھا ملکہ رکھتے ہیں، ان کے مضامین ومقالات جماعتی رسائل وجرائد کے علاوہ دوسرے رسالوں اور اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں سلامت باکرامت رکھے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری

ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری 1940ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ایک معروف ماہر تعلیم، دانشور، مورخ ومحقق، مصنف وصحافی، صاحب طرز ادیب، ملت اسلامیہ کے دردمند رہنما، مذہب وسیاست کے مجمع البحرین اور تحریک آزادی کے اکابر میں ایک منفرد شخصیت کے حامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ابوالکلام آزاد سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ ان کی تصانیف میں سب سے زیادہ کتابیں مولانا ابوالکلام آزاد کے افکار ونظریات سے متعلق ہیں۔

برصغیر کی تحریک آزادی کی تاریخ سے کماحقہ واقف ہیں اور اس بارے میں ان کی اپنی ایک رائے ہے۔ تاریخ پر ان کو کافی عبور حاصل ہے، تحریر وتقریر میں بھی ان کی حیثیت ایک اعلیٰ مصنف کی ہے اور کامیاب لکھنے والوں میں شامل ہیں۔ ان کی زبان وقلم میں بلا کی شگفتگی اور دلآویزی پائی جاتی ہے، آپ کی تقریروں اور تحریروں میں علم وروحانیت، فکر وبصیرت اور تحقیق وکاوش کے جوہروں کے ساتھ ساتھ ادب کی چاشنی اور اسلوب کی دلآویزی پائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے مقالات ومضامین اتنے جامع وعلمی وتحقیقی ہوتے ہیں کہ ان کے مطالعے سے ان کے علمی تبحر، ذوق مطالعہ اور وسعت معلومات کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے دینی تعلیم اپنے وطن شاہجہانپور اور مرادآباد میں مختلف اساتذہ سے حاصل کی۔ تقسیم ملک کے بعد کراچی میں اقامت پذیر ہوئے اور ایم اے، پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ فراغت تعلیم کے بعد گورنمنٹ کالج کراچی اور بعد میں یونیورسٹی سے منسلک ہوگئے اور یونیورسٹی سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کی تمام تصانیف اپنے موضوعات کے اعتبار سے ایک سند کی حیثیت رکھتی ہیں تاہم ان کی تصانیف میں مولانا ابوالکلام آزاد پر زیادہ کتابیں ہیں۔ ان کی مشہور تصانیف میں مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت ومطالعہ، مولانا محمد علی کے جوہر حالات اور خدمات، افکار حالی اور حال ہی میں محمد علی جناح کی شخصیت وسیاست شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اخلاق وعادات کے لحاظ سے بڑے نیک سیرت شریف النفس، خوش گفتار اور زندہ دل انسان ہیں۔ ان سے صرف ایک بار سوہدرہ میں ملاقات ہوئی جہاں آپ 1994ء میں پروفیسر حکیم راحت نسیم سوہدروی کی وفات پر تعزیت کے لیے تشریف لائے تھے۔ ٹیلی فون پر راقم سے کبھی کبھی ملاقات ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں خوش رکھے اور ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین (جاری ہے)

سیدنا علی المرتضیٰ رض کی اصحاب ثلاثہ رض سے محبت

ابوثوبان محمد سلیمان شاکر

کرۂ ارضی پر حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کو عظمت وفضیلت سے نوازا گیا جن کی رسول اقدس ﷺ سے وفاؤں کے تذکرے قرآنی اسلوب بیان اور جن کی پاکیزہ ادائیں آیات بینات کا مظہر ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تفکرات اور عالم حقیقت کی سطحوں کو یکجا کر کے فیضان الٰہی کے مہبط بن گئے اور دنیاوی حقائق جب ان پر منکشف ہوئے تو یہ سلیم الفطرت ہستیاں حصول رضائے الٰہی کے لیے دنیا ومافیہا کا سودا کرنے کے لیے تیار ہو گئیں۔

زمانے بھر کی مصلحتوں اور مفادات کو اعتراف حقیقت کی ٹھوکر سے روند کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ردائے اطاعت کو زیب تن کرنے والوں کے ایمان کو اللہ نے معیار حق بنا کر خراج تحسین سے نوازا ہے، کل تک قدیلہ کے میدان میں جن کے باپ ان کی کمر پر کوڑے برساتے۔ آج ان کی موافقت اور تائید میں جبرائیل امین علیہ السلام قرآن حکیم کی آیات لے کر اترتے اور وہ شرف صحابیت سے سرشار ہو کر لسان نبوت ﷺ سے وہ اس سرٹیفکیٹ کے متحمل بنے ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ ''بیشک اللہ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق کو جاری فرما دیا ہے۔'' (صحیح ابن حبان: 2184)

صحابہ کرامؓ کے دلوں پر اسلام کی نظر کیمیا براہ راست پڑی، احکام شریعہ کے وہ اولین مخاطب ٹھہرے اور نسبت رسول ﷺ کی وجہ سے وہ اقوام عالم میں ممتاز اور تا قیامت مسلمانوں کے لیے استقامت وعزیمت کی تعبیر بن گئے۔ قرآن نے انھیں الراشدون، فائزون، مفلحون، مھتدون اور الامر بالمعروف والناھون عن المنکر کے القابات سے سرشار فرمایا۔ قرآن مجید کے علاوہ دیگر کتب سماوی میں بھی ان کی تمثیلات حسنہ کے گوہر نایاب بکھیرے گئے۔

تورات وانجیل جن کی شان اقدس میں مدح سرا ہوئیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ ''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی کافروں پر سخت اور آپس میں نرمی رکھنے والے ہیں تو دیکھے ان کو رکوع وسجود کرتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے رب کی رضا ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان نظر آتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی مثالیں تورات وانجیل میں پائی جاتی ہیں۔ (الفتح: 29)

آیت مذکورہ میں جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طبیعت مبارکہ کا وہ امتیازی وصف الحب للہ والبغض فی اللہ اور نیتوں کی پاکیزگی کا مظہر بیان کیا گیا وہاں اللہ نور السموت والارض کا یہ پیغام تصویر صحابہؓ کا عکاس بھی ہے کہ عبادات کی مستقل مزاجی اور خشوع وخضوع کی رقت سے ان کے چہروں پر آثار للٰہیت ثبت ہو گئے۔

دراصل چہرۂ انسانیت ایک کھلی کتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے چہروں پر عبادت الٰہی کا نور چمکتا تھا اور ان کے بے مثل کردار کے نقوش قرطاس تورات وانجیل پہ منقش کر دیے گئے۔ انجیل کی کتاب استثناء باب 33 کی آیت 2 اور 3 میں صحابہ کرامؓ کے لیے سند امتیاز مرقوم ہے: ''نبی آخر الزمان ﷺ کا ساتھ دینے والے قدوسی ہوں گے۔''

رحماء بینھم ایک ایسی خصلت ہے جس سے تمام صحابہ کرامؓ

متصف تھے اور ہمدردی کا عالم یہ تھا کہ سیدنا خالد بن ولیدؓ کو ایک جنگ کے دوران امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے معزول کر کے سیدنا ابوعبیدہ بن جراحؓ کو سپہ سالار مقرر فرما دیا۔

اتفاق ایسا ہوا کہ قاصد یہ پیغام لے کر عین اس وقت میدان جنگ میں پہنچا جب طویل معرکہ آرائی کے بعد فتح قریب پہنچ چکی تھی اور فیصلہ افواج اسلامیہ کے حق میں ہونے والا تھا، جب یہ فرمان سیدنا ابوعبیدہ بن جراحؓ تک پہنچا تو آپ سپہ سالاری کا جھنڈا اپنے ہاتھ لے کر فتح کا سارا کریڈٹ حاصل کر سکتے تھے مگر رحماء بینھم کی بولتی تصویروں کا حوصلہ دیکھیں کہ وہ اس فرمان امیر المومنین کو مخفی رکھ کر برابر حضرت خالد بن ولیدؓ کے ماتحت لڑتے رہے یہاں تک کہ مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوگئی یہ تو دنیا میں چلتی سانسوں کے ساتھ باہمی پیار کا عالم تھا مگر جنگ یرموک میں ر حماء بینھم کی ایسی بے نظیر مثال سامنے آئی جو چشم فلک نے شائد آج تک نہ دیکھی ہو۔

حضرت ابوجہم بن حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جنگ یرموک میں میرا یک عزیز بھی لڑائی میں شریک تھا جب شام ہوئی اور ہر طرف سے زخمیوں کے کراہنے کی آواز آنے لگی تو میں اپنے اس بھائی کی تلاش میں پانی لے کر نکلا، مجھے ایک جگہ وہ پانی کی التجاء کرتا نظر آ گیا میں نے فی الفور پانی اس تک پہنچایا ابھی وہ پینے ہی والا تھا کہ قریب سے ایک اور زخمی کی آواز آئی اس نے کہا پہلے میرے اس زخمی بھائی کو پانی پلاؤ، میں جب اس کے پاس پانی لے کر پہنچا تو قریب تھا کہ وہ اپنی تڑپتی جان کو پانی سے تسکین دیتا لیکن قریب سے ہی ایک اور کراہتی آواز بلند ہوئی کہ ہے کوئی پانی پلانے والا؟ اس صحابیؓ نے بھی پانی چھوڑ دیا کہ پہلے میرے اس بھائی کو پلاؤ، حضرت ابو جہم بن حذیفہؓ جب تیسرے شخص کے پاس پہنچے تو وہ جام شہادت نوش کر چکا تھا آپ پچھلے کے پاس لپکے تو وہ بھی اپنی جان جان آفریں کے سپرد فرما چکے تھے، آپ پہلے صحابی کی طرف دوڑے مگر وہ بھی رحماء بینھم کی عملی تفسیر پیش فرما کر جام کوثر پینے جنت کو سدھار چکے تھے۔

اخوت و ہمدردی اور ایثار و یگانگت بالعموم صحابہ کرامؓ کی عادت مبارکہ تھی اور بالخصوص خلفاء الراشدینؓ کہ سنت طیبہ کے بعد جن کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے جن کی بابت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین "میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لو۔"

(سنن ابی داود: 4607)

یہ وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں جو ایک دوسرے کی خاطر ہر چیز قربان کرنے والے اور محبت و مودت کے موتی لٹانے والے مگر تاریخ اسلام کچھ ایسے مکروہ چہرے بھی بے نقاب کر چکی ہے جو ان چار یاروںؓ کے باہمی تعلقات و رشتہ داریاں اور الفت و ہمدردی کی روشن حقیقتوں سے چشم پوشی کر کے سیدنا علی المرتضیٰؓ کی عقیدت و محبت کا لبادۂ کذب اوڑھ کر شیخین کریمین سیدنا ابوبکرؓ و عمرؓ اور داماد پیغمبر سیدنا عثمان غنیؓ کے تقدس کو پامال کرنے کی سعی ناپاک کرتے ہوئے جہنم کا سودا کرتے ہیں۔ اب ہم سطور ذیل میں ان شاء اللہ براہین مصدقہ سے علی المرتضیٰؓ کی اصحاب ثلاثہؓ سے محبت اور رشتہ داریوں کا تذکرہ کریں گے تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ صحابہ کرامؓ کی شان اقدس میں گستاخی کے مرتکبین کا حضرت علیؓ سے کوئی تعلق نہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت

بالترتیب اس ضمن میں اول الذکر وہ ہستی مبارکہ ہیں جن کی توقیر و تائید میں رسول معظم ﷺ کے یہ تاریخی الفاظ مینارۂ عظمت بن گئے: افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ انبیاءؑ کے بعد انسانوں میں سیدنا ابوبکرؓ سب سے بلند مرتبے والے ہیں۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی ذات اقدس جملہ صحابہ کرامؓ سے اس لیے بھی ممتاز ہے کہ آپؓ کے صاحب پیغمبر ہونے کی گواہی قرآن نے دی ہے اسی لیے بعض علماء کے نزدیک اگر کوئی شخص حضرت ابوبکرؓ کے علاوہ باقی تمام صحابہؓ کے شرف صحبت کا انکار کرے تو وہ کافر نہیں ہوگا مگر کوئی شخص اگر یہ کہے کہ ابوبکرؓ صاحب پیغمبر نہیں ہیں تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ قرآن مجید نے اذ یقول لصاحبه کہا ہے۔ (اسد الغابہ 209/3)

سیدنا علی المرتضیٰؓ آپ سے محبت کو اپنی محبت اور ایمان کی گواہی

فرمایا کرتے تھے کہ آپ ؓ کا ارشاد گرامی ہے: خیر الناس بعد رسول الله ﷺ ابوبکر و عمر رضی الله عنهما لا یجتمع حبی وبغض ابوبکر و عمر ؓ فی قلب مومن۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں بہترین انسان ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں کسی بھی مومن کے دل میں میری محبت اور ان کی عداوت اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط تاریخ الخلفاء للسیوطی ص 51)

اسی فرمان کی روشنی میں امام جعفر صادق ؒ نے اپنا فیصلہ صادر کرتے ہوئے کہا "جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا منکر ہے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔" (اسد الغابہ 209/3 بستان صحابہ ؓ ص 29)

سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کی سیدنا صدیق اکبر ؓ سے محبت نبی ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی بدستور قائم رہی۔ سیدنا عقبہ بن حارث ؓ بیان کرتے ہیں ایک دن ابوبکر صدیق ؓ نماز عصر پڑھا کر باہر نکلے تو سیدنا حسن بن علی ؓ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، صدیق اکبر ؓ نے لپک کر انھیں اٹھایا اور اپنے کندھوں پر بٹھالیا اور محبت سے فرمایا: "میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی صورت نبی کریم ﷺ سے ملتی ہے علی ؓ سے نہیں ملتی" یعنی آپ ؓ ان الفاظ سے اپنی محبت کا اظہار فرما رہے تھے وعلی یضحك اور حضرت علی ؓ مسکراہٹوں کے پھول نچھاور فرما کر صدیق اکبر ؓ کی محبت کا جواب دے رہے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب)

قارئین کرام! یہ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کی خلیفہ اسلام سے محبت ہی تھی جس کا جواب سیدنا صدیق اکبر ؓ ان الفاظ میں دیا کرتے ارقبوا محمداً ﷺ فی اهل بیته. لوگو! نبی کریم ﷺ کی قرابت آپ ؐ کے اہل بیت ؓ کی محبت میں تلاش کرو۔ (فضائل اصحاب النبی باب مناقب حسنین ؓ)

فتح الباری ج 8 ص 80 پر حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ نے سیدنا صدیق اکبر ؓ کی وصیت نقل فرمائی ہے کہ اے لوگو! اہل بیت ؓ (کی توقیر و عصمت) کی حفاظت کرو، سیدنا ابوبکر صدیق ؓ سے سیدنا علی ؓ اس قدر محبت فرماتے کہ جب آپ ؓ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو اس کا نام محمد رکھا پھر بیٹا پیدا ہوا تو فرمایا: محمد ﷺ کے بعد اس کائنات میں اگر نام رکھا جا سکتا ہے تو وہ "ابوبکر" ہی ہو سکتا ہے۔

سیدنا عمر فاروق ؓ سے محبت

سیدنا علی المرتضیٰ ؓ خلیفہ اول کی طرح سیدنا عمر فاروق ؓ سے بھی بے انتہا عقیدت رکھتے تھے۔ سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے اپنے آخری ایام میں خلیفہ کی تقرری کے لیے صحابہ کرام ؓ سے مشاورت فرمائی تو علی المرتضیٰ ؓ نے مجمع عام میں فرمایا: "اے ابوبکر ؓ! ہم آئندہ خلیفہ کے لیے حضرت عمر ؓ کے علاوہ کسی پر راضی نہ ہوں گے۔" (اسد الغابہ 70/4 تاریخ الخلفاء ص 72 الصواعق المحرقہ ص 54)

سیدنا فاروق اعظم ؓ اپنے دور خلافت میں ایک مرتبہ سیدنا عثمان ؓ اور سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کو زکوۃ میں آئے سرکاری اونٹوں کے اندراج کی غرض سے اپنے ساتھ لے گئے وہاں جا کر دونوں صاحبوں کو تو سایہ دار جگہ میں بٹھا دیا اور خود کڑی دھوپ میں کھڑے ہو کر انھیں اونٹوں کی نشانیاں لکھواتے جا رہے تھے حضرت علی ؓ محبت وعقیدت سے سیدنا عمر فاروق ؓ کی طرف دیکھ رہے تھے اور فرما رہے تھے عثمان ؓ! قرآن پاک میں جو فرمان ہے یا ابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامین پھر حضرت عمر ؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ھذا القوی الامین۔ (تاریخ طبری 271/3)

سیدنا ابوبکر ؓ کے باب میں ہم سیدنا علی ؓ کے وہ تاریخی الفاظ نقل کر چکے ہیں جو امام سیوطی ؒ نے تاریخ الخلفاء کے ص 51 پر نوٹ فرمائے ہیں خیر الناس بعد رسول الله ﷺ ابوبکر و عمر رضی الله عنهما لا یجتمع حبی وبغض ابوبکر و عمر ؓ فی قلب مومن رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں بہترین انسان ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں کسی بھی مومن کے دل میں میری محبت اور ان کی عداوت اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط تاریخ الخلفاء للسیوطی ص 51)

اسی محبت میں آپ ؓ نے اپنے ایک بیٹے کا نام بھی "عمر" رکھا اور 17 ہجری میں اسی محبت وعقیدت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے اپنی لخت جگر سیدہ ام کلثوم ؓ کا نکاح 40000 درہم کے عوض سیدنا عمر فاروق ؓ سے فرما دیا۔ (بقیہ:8)

سعودیہ وزارت عدل کی دعوت پر اسلامک شریعہ کونسل لندن کے وفد کا ڈاکٹر صہیب حسن کی زیر قیادت دورہ سعودی عرب

پروفیسر حافظ محمد عبدالاعلیٰ درانی (برطانیہ)

قسط نمبر 2

غلاف کعبہ فیکٹری کا وزٹ کرنے کے بعد ہمیں اس سے متصل عمارت میں لے جایا گیا جہاں کعبۃ اللہ سے متعلق کافی نایاب اور تاریخی چیزیں اور آثار ہیں مثلاً: بیت اللہ کے پرانے دروازے، حجر اسود کے خول، ...ہ حرم کنویں کا پرانا ڈھانچہ، قدیمی تحریریں، توسیع حرمین کے پرانے نقشے ...غیرہ کے حوالے سے وہاں موجود مدیر صاحب نے بڑی تفصیل سے تمام چیزوں کا تفصیلی تعارف کرایا۔

میں نے پوچھا کہ حرمین شریفین کی چودہ سو سالہ تاریخ کے صرف ...ہی چند نقوش؟ حرمین کے باقی آثار کہاں گئے؟ تو مدیر نے بتایا کہ چونکہ ...سعودی حکومت اسی صدی میں معرض وجود میں آئی اور جو کچھ دستیاب ہوا وہ ...حاضر ہے، باقی سب کچھ ترکوں کے پاس ہے اور استنبول کے عجائب خانے ...میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ایک بات مجھے بڑی اچھی لگی کہ فاضل مدیر مرحوم ...بادشاہوں کا نام بڑے ادب سے لیتے تھے۔ ملک فیصلؒ، ملک خالدؒ، ملک ...فہدؒ واپسی پر تاثرات بک میں ہمیں کچھ لکھنے کو کہا گیا۔

ہمارے الشیخ صہیب حسن نے نہایت ہی خوبصورت تحریر لکھی ...ہم سب نے اس پر اپنے نام اور دستخط ثبت کیے۔ فراغت کے بعد گیارہ ...بجے ہم اپنے مستقر پر پہنچے۔ تو ہمیں دوسرے پروگرام کی طرف لے جانے ...کا اہتمام تھا یعنی رئیس شئون حرمین شریفین فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن ...السدیس امام حرم مکی الشریف کی ملاقات۔

...امام الشیخ السدیس سے ملاقات

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس جس منصب پر فائز ہیں یہ تو ...خاص عنایت ربانی سے نصیب ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ...کرتے ہوئے حق تعالیٰ کا ارشاد ہوا: انی جاعلك للناس اماما تمھاری قربانیوں کے باعث ہم نے تجھے لوگوں کا امام بنایا، اگرچہ سارے مناصب قدرت کی طرف سے عطیہ یا آزمائش ہوتے ہیں لیکن امامت کا منصب تو خاص طور پر خدائی انتخاب ہوتا ہے۔

بیت اللہ کی امامت جو ساری دنیا کے مناصب سے زیادہ اعزاز ہے جس کے پیچھے ساری کائنات کے بادشاہ و خاص و عام صف باندھے دربار خداوندی میں حاضری دیتے ہیں۔ بیت اللہ سے بڑھ کر کوئی جگہ اس قدر عظمت والی نہیں اور اس کا امام دنیا کے سب سے بڑے منصب پر فائز ہوتا ہے۔ فضیلۃ الشیخ السدیس کی اہل الحدیث سے جو محبت و مقاربت ہے وہ بھی بڑے اعزاز کی بات ہے۔ ان کی مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے مرکز میں کی گئی تقریر جس میں انھوں نے تقریر کا آغاز ہی اس شعر سے کیا تھا: اھل الحدیث ھو اھل النبی۔ اہل الحدیث ہی اہل النبی ہیں، ایک یادگار تقریر تھی۔

الشیخ السدیس کا آفس جو کہ حرم شریف اور قصر الملکی کے بالکل سامنے والی بلڈنگ میں ہے، ہمارے وہاں پہنچنے پر الشیخ نے وفد کا نہایت پرتپاک استقبال کیا۔ امام حرم نے کشادہ روئی اور بڑی اپنائیت سے فرداً فرداً سب کی خیریت دریافت فرمائی۔ ہمارے ڈاکٹر صہیب حسن ماشاء اللہ سعودی عرب کے تمام اہل علم میں یکساں متعارف و مقبول ہیں اس کا اندازہ ہمیں اس دورہ میں بار بار ہوا کہ تمام مشائخ و حکام نے ہمارے الشیخ سے بڑی بے تکلفی اور اپنائیت کے ساتھ معاملہ کیا۔

جب مولانا صہیب نے اسلامک شریعہ کونسل کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی تو جواب میں الشیخ السدیس نے ترحیبی کلمات میں دعوت و تبلیغ کی اہمیت اور خصوصاً یورپ میں شریعہ کونسل کی کارکردگی کو سراہا۔

سوال و جواب کا رنگ ڈھلا تو راقم نے امام صاحب سے پوچھا کہ حرم شریف کی توسیع تو ٹھیک ہے لیکن عمر رسیدہ، کمزور اور معذور لوگوں کے لیے بھی کوئی منصوبہ ہے وہ اتنے وسیع و عریض حرم کی زیارت کیسے کریں گے؟ شیخ صاحب نے جواب دیا کہ یہ باتیں ہمارے منصوبے میں شامل ہیں اور خادم الحرمین ہر طبقے کی سہولت کا خیال رکھتے ہیں ان کے لیے سپیشل گاڑیاں، دروازے اور ٹوائلٹ کا انتظام کیا جائے گا۔

شیخ السدیس سے بڑی بے تکلفی سے باتیں جاری رہیں، ان کی حس مزاح سے بھی ہم نے خوب لطف اٹھایا مثلاً انھوں نے کہا کہ بڑی عمر کے افراد (جیسا کہ شیخ صہیب ہیں) ہم توسیع حرم میں ان کے لیے سہولتیں رکھیں گے جس طرح کہ سرکاری اصول ہوتا ہے مہمانوں کے ہمراہ سب کی تصاویر کا اہتمام متعلقہ ادارے کرتے ہیں اسی طرح الشیخ السدیس کے ساتھ تصویر بناتے وقت ایک دوست بھی اپنے کیمرے سے ہماری تصاویر بنا رہے تھے۔ اس طرف میری توجہ ہوئی تو امام صاحب نے مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا: تیع خذا او خذا اس تصویر کی ضرورت ہے یا اس کی جو ہمارا کیمرہ مین بنا رہا ہے؟ میں نے کہا کلاھما دونوں ہی

پھر انھوں نے یہ بھی پیشکش کی کہ اسلامک شریعہ کونسل کے سب اراکین کو اگلے سال ہم زیارت حرمین الشریفین کے لیے دعوت بھیجیں گے، یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ اس دورے کا سب سے اہم فائدہ تو یہی ہوگا، جب ہمیں شئون الحرمین کی جانب سے بحیثیہ اللہ دعوت حج ملے گی۔ واپسی پر امام صاحب سب حضرات سے فرداً فرداً ملے، میں نے انھیں کہا کہ شیخ! آپ تو حبیب الامۃ ہیں، پوری امت آپ سے پیار کرتی ہے۔ ہر طبقہ آپ کو محبوب جانتا ہے، خاص کر ہمارے بچے تو آپ کے دیوانے ہیں، جواباً انھوں نے کہا یہ سب اللہ تعالیٰ کے گھر کی اور قرآن کریم کی برکات ہیں۔ شیخ السدیس صاحب نے ہدایا اور دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

مولانا ابوالاشبال شاغف سے ملاقات

مولانا صہیب حسن صاحب نے ایک بزرگ عالم دین مولانا صغیر احمد سے ملاقات کے لیے ان کے گھر فون کیا تو ان کے بیٹے نے بتایا کہ شیخ صاحب آرام فرما رہے ہیں، جونہی اٹھیں گے انھیں آپ کی تشریف آوری کا بتا دیا جائے گا۔ مولانا صہیب نے پوچھا کہ آپ مولانا صغیر احمد کو جانتے ہیں؟ عرض کیا نہیں، انھوں نے کہا کمال ہے کہ مکہ مکرمہ میں اس وقت اہلحدیث کے دو ہی تو "قطب" ہیں۔

مولانا وصی اللہ عباس اور شیخ صغیر احمد شاغف۔ مولانا وصی اللہ عباس تو ان دنوں برطانیہ کے دورے پر ہیں اور انھیں تو ہم اپنے شہر (کیتھلے، بریڈفورڈ) چھوڑ کر آئے تھے۔ ان کی غیر موجودگی میں قطب مکہ یہی ہیں پھر اچانک ذہن کے کسی خفیہ گوشے میں سے ابوالاشبال شاغف بہاری کا نام ابھرا اور شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف نور اللہ مرقدہ کے حوالے سے ان کا نام جانا پہچانا سا لگا۔

مولانا صہیب صاحب نے بتایا کہ بات ہوگئی ہے اور عصر کے بعد ان کا بیٹا ہوٹل لینے آئے گا، آپ تیار رہیں، عصر کی نماز ہم نے حرم شریف میں ادا کی۔ عصر کے بعد مولانا شاغف کے صاحبزادے ہمیں لینے آگئے، جناب شیخ صہیب حسن اور مولانا خرم بشیر صاحب کے ہمراہ ہم مولانا سے ملنے ان کے دولت کدے پر چلے گئے۔ مولانا ابوالاشبال بہار سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی تعلیم پاکستان اور سعودیہ میں ہوئی، اب سعودی بن چکے ہیں۔ غالباً رابطہ عالم اسلامی میں کام کر رہے ہیں کچھ تحقیقی کتابیں بھی لکھ چکے ہیں۔

ہمارے الشیخ صہیب حسن کے ہم عمر ہیں لیکن انھیں ہنستے ہوئے کہا آپ تو بوڑھے ہو رہے ہیں جواباً مولانا صہیب صاحب نے کہا کہ آپ پر تو ماشاء اللہ جوانی ٹھاٹھیں مار رہی ہے۔ گوڈوں گٹوں سے ہلا جا نہیں رہا۔ سات آٹھ فٹ سیڑھیاں چڑھ نہیں سکتے اتنے مختصر فاصلے کیلئے بھی لفٹ لگوا رکھی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مولانا شاغف ہمارے شیخ سے کہیں زیادہ عمر رسیدہ نظر آتے ہیں اس طرح ہلکی پھلکی باتوں سے ملاقات کا آغاز ہوا۔

مولانا شاغف کا محدث کبیر الشیخ الالبانی رحمہ اللہ سے اختلاف رائے ہے کہ شیخ الالبانی قدس سرہ بخاری و مسلم کی احادیث پر بھی تحقیق کا آرا چلا دیتے ہیں جس کا انھیں کوئی حق نہ تھا۔

مولانا شاغف نے ایک کافی ضخیم مقالہ بھی لکھ رکھا ہے جو انھوں نے ہمیں دکھایا، اس سے مجھے یاد آیا کہ مولانا عطاء اللہ حنیف مکتب فکر میں یہ مماثلت موجود ہے کہ وہ صحیحین پر کسی بھی قسم کی بات کرنا بہت بڑا جرم سمجھتے ہیں۔ جس طرح وہ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ بارے میں بھی کوئی منفی بات نہیں سن سکتے تھے چونکہ میرا حضرت الاستاذ مولانا عطاء اللہ حنیف نوراللہ مرقدہ سے اُستادی شاگردی کا رشتہ بھی ہے ان سے صحیح مسلم سبقا سبقا پڑھنے کا شرف بھی حاصل ہے، وہ میرے مربی ومحسن بھی تھے اس لیے میں ان کے خیالات کو بھی اچھی طرح جانتا ہوں اس حوالے سے مولانا شاغف سے باتیں ہوتی ہو رہی تھیں تو مولانا صہیب حسن نے بتایا کہ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ کے ایک اور جوٹی دار مولانا محمد اسحٰق بھٹی نے شاغف صاحب کا ذکر خیر اپنی کسی کتاب میں بڑی تفصیل سے کیا ہے۔

لگے ہاتھوں میں نے اپنی ایک الجھن پیش کی کہ محدث البانیؒ کی تحریک کے کچھ منفی اثرات بھی ہوئے کہ بعض نوجوان علماء و محققین نے کئی ایسی احادیث کو بھی تختہ مشق بنا ڈالا جو بالکل صحیح تھیں، ان میں سے ایک ہمارے دوست، صاحب تصانیف کثیرہ مولانا محمد اقبال کیلانی صاحب نے اپنی فضائل قرآن والی کتاب میں حدیث قدسی من شغلہ القرآن عن مسئلتی...... کو بھی ضعیف قرار دے ڈالا جس سے طبیعت میں بڑا انقباض پیدا ہو گیا تھا کہ اس حدیث کو ضعیف بتا کر ساری عمارت امید ہی منہدم کر دی۔ میں نے اس پر روشنی ڈالنے کو کہا تو مولانا شاغف نے فرمایا حدیث صحیح ہے اور متعدد طرق سے صحیح ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے نوجوان محققین کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے اور اس قسم کی احادیث پر خواہ مخواہ کا حکم نہیں لگانا چاہیے۔

مجھے چونکہ اس عمر کے علماء سے بڑی گہری محبت ہے یہ ہمارا متاع گراں بہا ہیں، میں نے مزاحا شیخ کو خوش کرنے کے لیے کافی باتیں کیں، وہ بار بار "موئل" کا نام لیتے تو مجھے سمجھ نہ آئی میں نے صہیب صاحب سے پوچھا انھوں نے فرمایا بیٹے کا نام ہے جو ہمیں لے کر آیا۔ میں نے دبی زبان میں کہا موئل کو مہمل بنا دیا۔

مولانا خرم بشیر صاحب نے میرا ہاتھ دبایا کہ مولانا شاغف نہ سن لیں۔ مغرب کی نماز کا وقت قریب تھا، باتیں بہت دلچسپ ہو رہی تھیں اور مولانا کا صاحبزادہ موئل غائب تھا۔ شیخ صہیب اور خرم بشیر صاحب تو مسجد چلے گئے جبکہ میں نے مولانا ہی کے ساتھ ادا کی کیونکہ میری ٹانگیں عمرہ کی ادائیگی کے بعد سخت تکلیف دے رہی تھیں جو اگلے دو تین روز تک مسلسل دکھتی رہیں۔ مقامی مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد مولانا صہیب صاحب اور خرم بشیر صاحب تشریف لے آئے۔ میں نے مولانا صہیب سے کہا یہی نماز ہم حرم شریف پڑھتے تو ایک لاکھ کا ثواب ملتا مولانا نے فرمایا بعض علماء کی رائے ہے کہ بامر مجبوری مکہ کی کسی بھی مسجد میں نماز پڑھی جائے تو اسی ثواب کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔ اتنے میں مولانا شاغف کا بیٹا موئل بھی آن پہنچا اور وہ ہمیں حرم شریف اتار گیا۔ نماز عشاء حرم شریف میں ادا کر کے ہم تینوں (خرم بشیر اور ڈاکٹر صہیب اور راقم) اکٹھے ہی مارکیٹ چلے گئے۔ تھوڑا بہت سامان خرید کر واپس اپنے مستقر میں آ گئے، کھانا ڈاکٹر صہیب کے کمرے میں ہی کھایا تھا۔

بقیہ: اداریہ

☆عالم دین کا طبیب ہے اور مال دین کا مرض جب طبیب خود مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس سے دوسروں کا علاج نہیں ہو سکتا ☆عقل جس جگہ کامل ہو گی حرص وشر ناقص ہو گا ☆خواہشات رفتہ رفتہ ضروریات کا درجہ اختیار کر لیتی ہیں ☆اگر گناہ میں بو ہوتی تو کوئی شخص میرے پاس نہ بیٹھ سکتا ☆جب تک مچھلی نظر نہ آئے بگلا بھگت ہے ☆برتاؤ ایک آئینہ ہے جس میں ہر شخص اپنا عکس دیکھ سکتا ہے ☆عورت کا دل اس کے دماغ پر حکومت کرتا ہے ☆اللہ تعالیٰ نے عورت کو مرد کی پسلیوں سے پیدا کیا تاکہ وہ دل کے قریب رہے ☆دنیا اللہ تعالیٰ کی سرائے ہے جو آخرت کے مسافروں کے لیے وقف ہے تو اپنا توشہ لے اور جو کچھ سرائے ہیں اس کا لالچ نہ کر ☆دنیا کا طلبگار سمندر کا پانی پینے والے کی طرح ہے جس قدر پیتا ہے زیادہ پیاس لگتی ہے ☆جب دو آدمی آپس میں جھگڑیں تو سمجھ لو کہ دونوں ہی خطاوار ہیں ☆دشمن کو تحفہ دینے کے لیے بہترین چیز معافی ہے۔

جماعتی خبریں

انقلاب دعووں سے نہیں قربانیوں سے آتا ہے

آج ہر طرف انقلاب کا رونا رویا جا رہا ہے، یاد رکھیں انقلاب خالی دعووں سے نہیں بلکہ محنت وجانفشانی سے آتا ہے اگر حکومت وقت ملک میں نفاذ امن کے ساتھ ساتھ سیدنا فاروق اعظمؓ اور صلاح الدین ایوبیؒ کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنا چاہتی ہے تو انہیں اسلام کے سنہری اصولوں کو نافذ کرنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی نے مرکزی دفتر میں آئے ہوئے جماعتی وفد سے کیا۔ حافظ عبدالوحید شاہد روپڑی امیر جماعت اہلحدیث پنجاب نے کہا کہ اسلام ایک ایسا مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہر کلمہ گو انسان کو زندگی کے تمام شعبہ ہائے زندگی میں مکمل رہنمائی کرتا ہے اور یہی مذہب اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا دین یا نظام اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں۔

مولانا عبدالواحد سلفی کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ضلع گجرات کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالواحد سلفی کا جواں سالہ بھتیجا روڈ حادثہ میں اپنے خالق حقیقی سے جاملا انا للہ وانا الیہ راجعون. مرحوم کی نماز جنازہ میں تمام مکتبہ فکر کے لوگوں نے شرکت کی اور مقامی قبرستان لالہ موسیٰ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(منجانب: قاری عبدالغفار صدیقی نائب ناظم تبلیغ اہلحدیث یوتھ فورس
(0333-8464179/0306-6262068

درس قرآن

مورخہ 17 نومبر بعد از نماز مغرب بروز پیر مدرسہ تقویۃ الاسلام میں ماہانہ درس قرآن پروفیسر حافظ ثناء اللہ خاں صاحب ارشاد فرمائیں گے

(منجانب: سید جنید غزنوی مہتمم مدرسہ ہذا)

ضرورت رشتہ

20 سالہ نوجوان نیک وصالح لڑکی جس کی تعلیم میٹرک ہے اور کچھ دینی تعلیم پڑھی ہے۔ خوش اخلاق اہلحدیث لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

(رابطہ نمبر: 0321-5071348/0322-4388536)

ضرورت امام وقاری

اگر کسی مسجد یا دینی ادارے میں قاری وامام مسجد کی ضرورت ہو تو درج ذیل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں، ہمارے ہاں ایک تجربہ کار قاری صاحب موجود ہیں۔ (0307-8407946)

مولانا شمشاد احمد سلفی کو صدمہ

گذشتہ دنوں جماعت اہلحدیث کے معروف عالم دین مولانا شمشاد احمد سلفی حفظہ اللہ کا جواں سالہ بیٹا قضائے الٰہی سے انتقال کر گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ پروفیسر حافظ محمد سعید نے پڑھائی، نماز جنازہ میں مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی ناظم الامور السیاسہ جماعت اہلحدیث پاکستان، حافظ عبدالوحید شاہد روپڑی امیر جماعت اہلحدیث پنجاب، میاں محمد جمیل کنویز تحریک دعوت توحید پاکستان، مولانا مبشر احمد ربانی ودیگر بے شمار علمائے کرام نے شرکت کی۔

ادارہ محترم مولانا شمشاد سلفی صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (ادارہ)

خطبہ جمعۃ المبارک

14 نومبر 2014 کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد یزدانی کامونکی میں مجاہد اسلام میاں محمد جمیل صاحب کنویز تحریک دعوت توحید پاکستان ارشاد فرمائیں گے نیز خطبہ جمعہ کے بعد شرک وبدعت کے خلاف ریلی بھی نکالی جائے گی۔ ان شاء اللہ (منجانب: انتظامیہ مسجد ہذا)

عظیم الشان
سالانہ
شہدائے اسلام کانفرنس
بمقام
مرکز اصلاح امت جامعہ تعلیم الاسلام البنات المسلمین مومن آباد فاروق آباد ضلع شیخوپورہ
21 نومبر 2014 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب
حقیقی داتا
کے نام کی سبیل
زبیر احمد ظہیر
منظور احمد
عبدالرزاق ساجد
ابوبکر
محمد رفیق طاہر
عبدالوحید روپڑی
جماعت اہل حدیث فاروق آباد مرکز اصلاح امت جامعہ تعلیم الاسلام البنات المسلمین محلہ مومن آباد فاروق آباد
0301-4901628

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE